الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 17 | جمعۃ المبارک 18/جون 2010ء | 05/رجب 1431 ہجری قمری ❁ 18/احسان 1389 ہجری شمسی | شمارہ 25

شہداء کا رزق

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
جب تمہارے بھائی اُحد میں شہید کئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو جنت میں بھیجا۔ انہوں نے جنت کی نعماء سے لذت پائی تو انہوں نے کہا کوئی ہمارے بھائیوں کو یہ خبر پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے تا کہ وہ جہاد سے بے رغبتی نہ کریں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الدعاء حدیث نمبر 1280)

آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوششیں ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے کہ اس سلسلہ کو قائم کرے اور اسے ترقی دے۔

مَیں ایسے لوگوں کو نظیر میں پیش کرتا ہوں جو اپنے وجود سے جل جاویں اور اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہشمند ہوں، اس کی راہ میں ہر دکھ اور موت کے اختیار کرنے کو آمادہ ہوں۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تباہ کر دے گا؟

خُدا کو دیر نہیں لگتی کہ لاکھوں کروڑوں کو ایک آن میں تباہ کر دے لیکن ضرورت کے سبب مخالفین کا وجود قائم رکھا جاتا ہے۔

❁ ......”ہم کو وہ مشکلات پیش نہیں آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہوئے جب تک پورے کامیاب نہیں ہو گئے اور آپؐ نے اِذَاجَآءَ نَصْرُاللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا (النصر:2-3) کا نظارہ دیکھ نہیں لیا۔ آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوششیں ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ جس قدر مخالفت اس سلسلہ کی انہوں نے کی ہے اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہیں کہ یہ شخص مَر جاوے گا اور جماعت متفرق ہو جاوے گی، یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہمو وغیرہ کی طرح ہے کہ جن میں کوئی کشش نہیں ہے اس لئے اس کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جاوے گا۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے کہ اس سلسلہ کو قائم کرے اور اسے ترقی دے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے؟ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہوں گے کہ بس ان کا خاتمہ ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو کیسا نشوونما دیا اور پھیلایا۔ ان کو سوچنا چاہئے کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رُک جاتا ہے تو ایسے فرقوں کی نظیر موجود نہیں جو عالم پر محیط ہو جاتے ہیں؟ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ارادوں پر نظر کر کے حکم کرنا چاہئے۔ جو لوگ رہ گئے اور ان کی ترقی رُک گئی ان کی نسبت ہم یہی کہیں گے کہ وہ اس کی نظر میں مقبول نہ تھے، وہ اس کی نہیں بلکہ وہ اپنی پرستش چاہتے تھے۔ مگر مَیں ایسے لوگوں کو نظیر میں پیش کرتا ہوں جو اپنے وجود سے جل جاویں اور اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہشمند ہوں۔ اس کی راہ میں ہر دُکھ اور موت کے اختیار کرنے کو آمادہ ہوں۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تباہ کر دے گا؟ کون ہے جو اپنے گھر کو خود تباہ کر دے؟ ان کا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے اور ان کے نشوونما کا باعث ٹھہرتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دُنیا میں ہوئے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے کون تباہ ہوا؟۔ ایک بھی نہیں۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجموعی طور پر دیکھ لو کیونکہ آپ جامع کمالات تھے۔ ساری قوم آپؐ کی دشمن ہو گئی اور اس نے قتل کے منصوبے کئے، مگر آپؐ کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جس کی نظیر دُنیا میں نہیں ملتی“۔ (ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن صفحہ 482-483)

❁ ......ذکر آیا کہ بعض جگہ مخالفین ہماری جماعت کے لوگوں کو بہت دُکھ دیتے ہیں اور بڑی بڑی ایذا رسانی کرتے ہیں۔ فرمایا: ”خدا تعالیٰ کے آگے کسی کا نابود کرنا مشکل نہیں۔ لیکن جس کی طاقتیں بڑی ہوتی ہیں اس کا حوصلہ بھی بڑا ہوتا ہے۔ لیکن ایسے آدمیوں کا وجود بھی ضروری ہے۔ اعداء کا وجود انبیاء کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ .... درخت کے واسطے جیسے صاف پانی ضرورت ہے ویسے ہی کچھ کھاد کے لئے گند کی بھی ضرورت ہے۔ بہت سی آسمانی سرگرمی انہی لوگوں کی شرارتوں پر منحصر ہے۔ کوئی بھی نبی نہیں جس کے اعداء نہیں ہوئے۔ نبی کے نفس کے واسطے یہ امر بہتر ہے کیونکہ اس طرح اس کی توجہ بڑھتی ہے اور معجزات تائید و نصرت زیادہ ہوتے ہیں اور جماعت کے واسطے بھی مفید ہے کہ وہ پکّے ہو جاتے ہیں۔ خُدا کو دیر نہیں لگتی کہ لاکھوں کروڑوں کو ایک آن میں تباہ کر دے لیکن ضرورت کے سبب مخالفین کا وجود قائم رکھا جاتا ہے۔ جس شہر میں خاموشی سی ہو اس جگہ جماعت ترقی نہیں پکڑتی۔ خدا کی حکمتوں کو ہر ایک شخص نہیں پہچان سکتا“۔ (ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن صفحہ 284)

لاہور میں جمعہ کے دوران دہشتگردوں کے ظلم وسفا کی کا نشانہ بننے والے شہداء کا دردانگیز تذکرہ

یہ سب لوگ احمدیت کی تاریخ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ روشن ستاروں کی طرح چمکتے رہیں گے

جو لوگ شہداء کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں وہ ”سیدنا بلال فنڈ“ میں دے سکتے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ 11 جون 2010ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)

(لندن۔ 11 جون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ میں لاہور میں دو احمدیہ مساجد پر دہشتگردوں کے حملے کے دوران شہید ہونے والے افراد کا مختصر تعارف اور ان کے حالات وواقعات کا ذکر فرمایا۔ حضور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔
آج میں ان شہداء کا ذکر کروں گا جو لاہور میں جمعہ

کے دوران دہشت گردوں کے ظلم اور سفا کی کا نشانہ بنے تھے۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا کہ موت کو سامنے دیکھ کر بھی وہاں موجود ہر احمدی نے کسی خوف کا اظہار نہیں کیا۔ نہ ہی دہشت گردوں کے آگے ہاتھ جوڑے، نہ زندگی کی بھیک مانگی، بلکہ دعاؤں میں مصروف رہے، اور ایک دوسرے کو بچانے کی کوشش میں مصروف رہے۔ یہ کوشش تو رہی کہ اپنی جان دے کر دوسرے کو بچائیں لیکن یہ نہیں کہ ادھر اُدھر panic ہو کر دوڑ جائیں۔ اور ان دعاؤں سے ہی گولیوں کی بوچھاڑ کرنے والوں کا مقابلہ کیا جو ظالمانہ طریقے پر گولیاں چلا رہے تھے۔ ان دعائیں کرنے والوں میں کچھ مومنین کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کا رتبہ عطا فرمایا اور یہ رتبہ پا کر ان کو خدا تعالیٰ نے دائمی زندگی عطا فرما دی۔ اور یہ سب لوگ جو ہیں یہ احمدیت کی تاریخ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ روشن ستاروں کی طرح چمکتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند سے بلندتر کرتا چلا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان کے ذکرِ خیر سے پہلے ایک ضروری امر کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے بعض جماعتوں کی طرف سے بھی پوچھا جا رہا ہے کہ شہداء فنڈ میں لوگ کچھ دینا چاہتے ہیں تو یہ رقم کس مد میں دینی ہے؟ اسی طرح بعض دوست مشورے بھی بھجوا رہے ہیں کہ شہداء کے لئے کوئی فنڈ قائم ہونا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ان کی لاعلمی ہے۔ شہداء کے لئے فنڈ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ رابعہ سے قائم ہے جو ''سیدنا بلال فنڈ'' کے نام سے ہے اور میں بھی اپنے اس دور میں دو دفعہ ایک عید کے موقع پر بھی، خطبوں کے موقعوں پر بھی، بڑی واضح طور پر اس کی تحریک کر چکا ہوں۔ اس فنڈ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہداء کا خیال رکھا جاتا ہے۔ جن جن کو ضرورت ہو ان کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ اور اگر اس فنڈ میں کوئی گنجائش نہ بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ان کا حق ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال جو لوگ شہداء کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں ان کے سیدنا بلالؓ فنڈ قائم ہے اس میں دے سکتے ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے مکرم منیر احمد شیخ صاحب امیر ضلع لاہور ابن مکرم شیخ تاج دین صاحب کا ذکر فرمایا جو دارالذکر میں شہید ہوئے۔

اس کے بعد میجر جنرل ریٹائرڈ ناصر چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری صفدر علی صاحب کا ذکر فرمایا جو مسجد نور ماڈل ٹاؤن لاہور میں شہید ہوئے۔ اسی طرح مکرم اسلم بھروانہ صاحب ابن مکرم راجہ خان بھروانہ صاحب، مکرم اشرف بلال صاحب ابن مکرم لطیف احمد صاحب، مکرم کیپٹن ریٹائرڈ مرزا نعیم الدین صاحب ابن مکرم مرزا سراج دین صاحب، مکرم کامران رشید صاحب ابن مکرم محمد ارشد قمر صاحب، مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب ابن مکرم انور بیگ صاحب، مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب ابن مکرم مرزا منور بیگ صاحب، مکرم منور احمد خان صاحب ابن مکرم محمد ایوب خان صاحب، مکرم عرفان احمد ناصر صاحب ابن مکرم عبدالمالک صاحب، مکرم سجاد اظہر بھروانہ صاحب ابن مکرم مہر اللہ یار بھروانہ صاحب، مکرم مسعود احمد اختر باجوہ صاحب ابن مکرم محمد حیات باجوہ صاحب، مکرم آصف فاروق صاحب ابن مکرم لیاقت علی صاحب، مکرم شیخ شمیم احمد صاحب ابن مکرم شیخ نعیم احمد صاحب، مکرم محمد شاہد صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب، مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب، مکرم ولید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منور احمد صاحب، مکرم محمد انور صاحب ابن مکرم محمد خان صاحب، مکرم انصار الحق صاحب ابن مکرم ملک انوار الحق صاحب، مکرم ناصر محمود خاں صاحب ابن مکرم عارف نسیم صاحب، مکرم عمیر احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک عبدالرحیم صاحب، مکرم سردار افتخار الغنی صاحب ابن مکرم سردار عبدالشکور صاحب کا ذکر فرمایا۔

حضور انور نے ان تمام شہداء کے اخلاص و وفا، دین سے محبت، حسن اخلاق، نیکیوں سے شغف، جذبۂ قربانی اور عزم و ہمت اور صبر و رضا کے دلگداز واقعات بیان فرمائے۔

یہ ذکر بہت ہی درد انگیز تھا اور حاضرین و سامعین کی آنکھیں نمناک تھیں، زبانوں پر درود و سلام اور ان شہداء اور ان کے پسماندگان کے لئے دلوں سے دعائیں امڈ رہی تھیں۔

حضور انور نے ان تمام شہداء کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جو ان کے پیچھے رہنے والے لواحقین ہیں ان کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلے سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ نیکیوں پر قائم رکھے۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں لاہور کے اس سانحہ میں اب تک 86 احمدی شہادت کا رتبہ پا چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آئندہ خطبات میں باقی شہداء کا ذکر فرمائیں گے۔ کئی احباب اس سانحہ میں شدید زخمی ہوئے تھے۔ احباب ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

شہداء احمدیت کے لئے سیدنا بلالؓ فنڈ کا قیام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ 14 مارچ 1986ء میں فرمایا:۔

''جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے، الٰہی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت کہ اُن کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔ اور اتنی واضح اتنی کھلی کھلی یہ حقیقت ہر ایک کے پیش نظر رہے کہ ہم بطور جماعت کے زندہ ہیں اور بطور جماعت کے ہمارے سب دکھ اجتماعی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر یہ یقین پیدا ہو جائے کسی جماعت میں تو اُس کی قربانی کا معیار عام دنیا کی جماعتوں سے سینکڑوں گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ باہر تو پوچھتا ہی کوئی نہیں۔............لیکن جس جماعت میں قربانی کا معیار خدا کے فضل اور اس کے رحم کے نتیجے میں اس وجہ سے بلند ہو کہ وہ خدا کی خاطر قربانی کرتے ہیں اور ساتھ یہ بھی یقین کامل ہو کہ ہمارے بعد ہماری اولاد کی ساری جماعت نگران رہے گی بلکہ پہلے سے بڑھ کر اُن کی ضروریات کا خیال رکھا جائے گا تو ایسی جماعت کا قربانی کا معیار آسمان سے باتیں کرنے لگتا ہے۔

اس لئے اگرچہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تمام باتوں کو اچھی طرح سمجھتی ہے اور اپنی ذمہ داریاں نبھائے گی۔ لیکن بعض دوستوں کی طرف سے یہ اصرار ہوتا رہا ہے کہ شہدا کے لئے ایک مستقل فنڈ اکٹھا ہونا چاہئے۔ پہلے تو میری طبیعت میں یہ تردّد رہا اس خیال سے کہ یہ تو ان کے حقوق ہیں اور جماعت کی جو بھی آمد ہے اس میں یہ اوّلین حق ان لوگوں کا شامل ہے، اس لئے الگ تحریک کرنے سے کہیں یہ جذباتی تکلیف نہ ان کو پہنچے کہ ہمارا بوجھ جماعت اٹھا نہیں سکتی۔............

ہمارے لئے جیسے صدقے کی تحریک کی جاتی ہے اس طرح الگ تحریک کی جا رہی ہے۔ اس لئے کافی دیر تردد رہا اور دعا بھی کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ صحیح فیصلے کی توفیق عطا فرمائے۔ لیکن اب مجھے پوری طرح اس بات پر شرح صدر ہو گیا ہے کہ چونکہ یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اعزاز سمجھے گا اس بات کو کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں تو ایک بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور اس لئے کہ بہت سے لوگوں کی طرف سے بے اختیار بار بار اظہار ہو رہا ہے کہ ہم بے چین ہیں ہمیں موقعہ دیا جائے ہم کسی رنگ میں خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ جماعت کی ایسی تربیت ہے کہ انفرادی طور پر ایسے لوگوں کو ایسے خاندانوں سے تعلق رکھ کر کچھ رقمیں دینے کو مناسب نہیں سمجھا جاتا، اس میں کئی قسم کی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ذاتی طور پر یہ لوگ کسی کے احسان کے نیچے آئیں اس لئے جن کی تمنا ہے جو اس بات کے لئے تڑپ رہے ہیں کہ ہمیں بھی موقعہ ملنا چاہئے ان کے لئے پھر یہی رستہ باقی رہ جاتا ہے کہ نظام جماعت ان کو موقعہ دے اور وہ جماعت میں اپنی توفیق اور اپنی خواہش اپنی تمنا کے مطابق کچھ نہ کچھ پیش کریں۔ اس لحاظ سے یہ سب باتیں سوچنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آج اس تحریک کا اعلان کرتا ہوں۔ اس کے لئے میں اپنی طرف سے دو ہزار پونڈ سے اس کا آغاز کرنا چاہتا تھا۔ مگر انگلستان کی جماعت کے ایک دوست مجھ سے پہل کر گئے۔ باقی تو مشورے دے رہے تھے انہوں نے ایک ہزار پونڈ کا ساتھ چیک بھجوا دیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے توفیق ان کو دے دی کہ وہ سبقت لے گئے ہیں۔ مگر بہرحال دوسرے نمبر پر میرا نام آجاتا ہے اور اب جس کو خدا تعالیٰ جتنی توفیق عطا فرمائے۔ پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبے سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے گا۔ ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو ہرگز نہ دے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ نہ دے کیونکہ یہ ایسی تحریک نہیں ہے کہ جس طرح چندوں میں بعض دفعہ بوجھ اٹھا کر بھی آپ دیتے ہیں۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے اس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو ایک خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ پھر خواہ کسی کو آنہ دینے کی بھی توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔ تو اس تحریک کا میں اعلان کرتا ہوں اور اسی پر اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ لیکن ختم کرنے سے پہلے ایک دفعہ پھر آپ کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دعائیں کرنا اور دعا میں گریہ وزاری کرنا یا ان پیاروں کی یاد میں دل کو نرم پانا یہ کوئی کمزوری نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ لیکن دشمن کے مقابل پر نظر نیچی کرنا اور اپنے مقاصد سے منہ موڑ لینا یا ان میں نرمی پیدا کر دینا یا اپنے عزائم میں کسی قسم کی کمی برداشت کر لینا، کسی قسم کی کمزوری برداشت کر لینا یہ مومن کو زیبا نہیں ہے۔ ہر ٹھوکر کے بعد پہلے سے زیادہ عزم ہونا چاہئے، پہلے سے بلندتر حوصلے ہونے چاہئیں، پہلے سے زیادہ سختی برداشت کرنے کے ارادے ہونے چاہئیں، اور اس کے مطابق دعائیں بھی پڑھنی چاہئیں ساتھ ساتھ۔ پس جہاں تک ان لوگوں اور دشمنوں کا تعلق ہے اُن کے لئے یہ آنسو نہیں ہیں، اُن کے لئے یہ دل کے درد نہیں ہیں۔ یہ ہمارا اپنے پیاروں کے ساتھ ایک تعلق ہے اور خدا کا اس کے ساتھ تعلق ہے''۔

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 220 تا 223)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر98

90 کی دہائی کے بعض مخلص احمدی

(1)

لقاء مع العرب اور مکرم حلمی الشافعی صاحب کی شخصیت کے بارہ میں لکھنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آگے بڑھنے سے پہلے 1990ء کی دہائی میں احمدی ہونے والے بعض مخلصین کا ذکر کردیا جائے۔

مکرم عبدالرحمٰن الشافعی صاحب

مکرم عبدالرحمٰن الشافعی صاحب حال جرمنی کہتے ہیں کہ میرا تعلق لبنان سے ہے۔لبنان کے مغربی حصے کے رہائشیوں کی اکثریت مسلمانوں کی ہے جبکہ مشرقی حصہ میں عیسائیوں کی اکثریت ہے۔میری ولادت عیسائی اکثریت والے مشرقی حصہ میں ہوئی۔ 1985ء کی بات ہے کہ میں اکثر عیسائیوں کے فرقہ یہوواویٹنس کے افراد سے بحث کیا کرتا تھا۔میرے دل میں خیال آتا تھا کہ آخر امت اسلامیہ کو ہر طرف سے مار کیوں پڑ رہی ہے؟ عربوں کو کیا ہوگیا ہے؟ تنزل آخر مسلمانوں کا ہی مقدر کیوں ہوکر رہ گیا ہے؟ لیکن مجھے کوئی اطمینان بخش جواب نہ سجھائی دیتا تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد میں لبنان کے مغربی حصہ میں مسلمان اکثریت والے علاقے میں منتقل ہوگیا جہاں جا کر مجھے مزید ٹھیس یہ پہنچی کہ عیسائی علاقہ جس سے میں آیا تھا نہایت صاف ستھرا اور منظّم تھا جبکہ اسی ملک میں مسلمانوں کا علاقہ نہایت گندا اور بے ترتیب تھا۔ مجھے ایک بار پھر احساس کمتری دامنگیر ہوگیا اور میں نے ملک چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔یوں میں پہلے فرانس اور پھر وہاں سے جرمنی چلا آیا۔یہاں میں نے شادی کی اور میری ایک بیٹی پیدا ہوئی۔یہ بچی ابھی تین سال کی تھی کہ اسے سرطان ہوگیا اور اسکی وفات نے مجھے اندر سے ہلا کر رکھ دیا۔میں نماز روزہ سے دور ایک نام کے مسلمان کی زندگی بسر کر رہا تھا۔لیکن بچی کی وفات کے بعد میرے دل میں ایک دفعہ بچی کو دیکھنے کی عجیب خواہش نے جنم لیا اور میرے اندر سے اس آرزو نے اتنا جوش مارا کہ میرے ہاتھ دعا کے لئے اٹھتے چلے گئے۔میں نے خدا کے حضور اپنی بچی کو دیکھنے اور اس سے ملنے کے لئے دعا کی۔چنانچہ خواب میں مَیں نے اپنی بچی کو آسمانوں میں دیکھا کہ وہ مجھے کہہ رہی تھی کہ میں یہاں پر خوش ہوں ، آپ میرے بارے میں غمناک اور پریشان نہ ہوا کریں۔اس رؤیا کے بعد بچی کی طرف سے میری تسلی ہوگئی۔

دین میں دلچسپی

قبولیت دعا کے اس نشان کے بعد دین کے معاملہ میں میری دلچسپی میں اضافہ ہوا۔لیکن کون سا دین حق پر ہے؟اس کی تلاش میں میں یہوواویٹنس کے علاوہ دیگر عیسائی فرقوں کے پاس گیا۔ یہودیوں کی باتیں بھی سنیں لیکن کہیں چین سکون اور اطمینان قلب نصیب نہ ہوا اور کہیں بھی پیاس نہ بجھ سکی۔

ایک رات میں سویا ہوا تھا کہ مَیں نے محسوس کیا کہ کسی نے میرے کان پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ اٹھو اور وضو کر کے نماز پڑھو۔میں نے پہلی دفعہ اسے اتنی اہمیت نہ دی اور سو گیا۔ابھی آنکھ لگی ہی تھی کہ دوبارہ ایسا ہوا۔اس وقت تہجد کا وقت تھا۔مَیں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہوگیا۔یہ میری 20 سال بعد پہلی نماز تھی۔میں نے اس نماز میں خصوصاً اور بعد میں عموماً خداتعالیٰ سے حق کا راستہ دکھانے کی دعا کی۔

جماعت احمدیہ سے تعارف

مارچ 1991ء میں میری ملاقات ایک مصری عرب حامد السباعی سے ہوئی۔یہ شخص احمدی تھا لیکن بعد میں جماعت سے تعلق قائم نہ رکھ سکا۔بہرحال اس سے میری دوستی ہوگئی اور میں اس کے ساتھ اکثر ملتا رہتا تھا۔میری طبیعت نمازوں اور دین کی طرف تو مائل ہو ہی چکی تھی ۔اب مجھے قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے مفاہیم جاننے کی جستجو ہوئی۔باوجود اس کے کہ میں خود عربی ہوں اور میری زبان عربی ہے لیکن میں اسکے معانی اور تفسیر سمجھنے سے قاصر تھا۔میں نے حامد السباعی سے پوچھا کہ کیا مسلمانوں میں سے کسی نے قرآن کریم کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا ہے؟اس نے بتایا کہ ہاں جماعت احمدیہ کا ایک ترجمہءقرآن میسر ہے۔چنانچہ وہ میری خواہش پر مجھے جماعت احمدیہ کے سنٹر میں لے گیا جہاں میری ملاقات مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ سے ہوئی۔انہوں نے بغیر کسی سوال کے پہلے ہمیں چائے وغیرہ پلائی پھر ہمیں جماعت کا تعارف کروایا۔میں نے عرض کیا کہ میں جرمن زبان میں ترجمہ قرآن خریدنا چاہتا ہوں۔محترم مربی صاحب نے فرمایا کہ خریدنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ میری طرف سے اسے بطور تحفہ رکھ لیں۔میں ان کی کرم نوازی پر بہت حیران ہوا اور میرا دل چاہا کہ مہمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنے والوں کے اس کام میں مجھے بھی حصہ ڈالنا چاہئے۔چنانچہ میں نے 200 مارک ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ اگر آپ قرآن کریم کے ترجمہ کی قیمت نہیں لیتے تو یہ میری طرف سے اپنے اس مشن کے لئے قبول فرمالیں۔انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے لیکن میں اس رقم کو یونہی نہیں رکھ سکتا بلکہ مجھے آپ کو رسید دینی ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت مجھے رسید کاٹ کر دے دی۔مجھے اس بات نے سب سے زیادہ متأثر کیا کہ یہ لوگ امانت کا کس قدر خیال رکھنے والے اور اپنی جماعت سے کتنے مخلص ہیں۔جب ہم لوٹنے لگے تو مولانا عبدالباسط طارق صاحب نے مجھے عربی کتاب ’’اَلْقَوْلُ الصَّرِيْحُ فِيْ ظُهُوْرِالْمَهْدِيّ وَالْمَسِيْح ‘‘دی۔میں نے گھر آکر ترجمہ قرآن کے علاوہ اس کتاب کو بھی پڑھنا شروع کردیا۔میں نے اس کتاب کو اپنے سرہانے کے پاس رکھ لیا اور رات کو سونے سے قبل تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھنے لگا۔گو کہ کتاب اتنی بڑی نہ تھی لیکن سمجھ سمجھ کر پڑھنے کی وجہ سے میں نے اسے ایک ماہ میں ختم کیا۔دراصل اس میں مجھے ان تمام سوالوں کا جواب مل گیا جن کے بارہ میں میں سوچا کرتا تھا اور جو میرے دل ودماغ میں موجزن تھے۔دوران مطالعہ جب بھی کسی سوال کا جواب مجھے ملتا تو مجھے اپنے آپ پر قابو نہ رہتا اور بے اختیار آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی۔

خواب کے ذریعہ راہنمائی

اس مذکورہ کتاب کے مطالعہ کے بعد میں نے بہت دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ میری راہنمائی فرمائی۔میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک وادی میں گہری جگہ پر ہوں جبکہ اونچی جانب ایک فرشتہ صورت بزرگ چل رہے ہیں جن کو مَیں تو نہیں جانتا لیکن وہ مجھے میرا نام لے کر بلاتے ہیں اور کہتے ہیں: اے عبدالرحمٰن، میں تمام لوگوں کو بلا رہا ہوں کیا تم بھی میرے ساتھ آنا چاہو گے؟میں نے کہا: ہاں میں آتا ہوں۔لیکن ڈرتا تھا کہ کہیں چڑھائی چڑھتے ہوئے وادی میں نہ گر جاؤں۔وادی میں مجھے کئی لوگ اپنے اپنے دنیاوی کاموں میں مگن دکھائی دے رہے تھے۔اس فرشتہ صورت بزرگ نے جب میری حالت دیکھی تو اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور فرمایا: لو میرا ہاتھ تھام لو میں تمہیں اوپر کھینچ لیتا ہوں۔چنانچہ انہوں نے میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا۔اس کے بعد مجھے فرمایا کہ میرے پیچھے چلو، میں ان کے ساتھ ہو لیا۔اسی اثناء میں میں نے بڑی دلنشیں آواز میں اس آیت کی تلاوت سنی:

﴿رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِياً يُنَادِيْ لِلإِيْمَانِ أَنْ آمِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأبْرَارِ﴾ (آل عمران: 194)

یعنی: اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سُنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے ربّ پر ایمان لے آؤ۔پس ہم ایمان لے آئے۔اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

ذرا آگے بڑھے تو میں نے دیکھا کہ چند بادیہ نشین لوگ جیسے میرے انتظار میں ہیں۔میں ان کو نہیں جانتا تھا۔لیکن میں اس خوبصورت فرشتہ صفت انسان کے پیچھے تھا اس لئے نہ رک سکا اور چلتا گیا۔اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب کے تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد مجھے حامد السباعی نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے خدام کا گروس گیراؤ (جرمنی) میں اجتماع ہے۔میں نے کہا کہ مجھے بھی لے چلو۔چنانچہ ہم 10 مئی 1991ء کو اس اجتماع میں شریک ہونے کیلئے گروس گیراؤ پہنچ گئے۔یہاں پر ہر طرف السلام علیکم اور وعلیکم السلام کی آوازیں سن کر اور خدام کے مابین محبت و پیار کی فضا دیکھ کر میری تو کایا پلٹ گئی۔اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو پہلی دفعہ دیکھا تو آپ کی محبت کا اسیر ہوگیا۔مجھے اپنے دل میں حضور انور کی طرف ایک خاص جذب محسوس ہوا۔یہ جمعہ کا دن تھا جب نماز جمعہ کے لئے کھڑے ہوئے تو میری کیفیت عجیب ہوگئی کیونکہ حضور انور نے نماز جمعہ میں جن آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی ان میں وہ آیت بھی تھی جو مجھے خواب میں سنائی دی تھی یعنی رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا...... (آل عمران:194) یہ آیت سنتے ہی ایک بجلی سی میرے تن بدن میں کوند گئی اور مجھے محسوس ہوا کہ اس بجلی نے ہر قسم کے شکوک وشبہات اور وساوس کو ختم کر کے مجھے صاف کردیا ہے۔آنسو تھے کہ تھمتے نہ تھے اور ہچکیاں تھیں کہ رکنے کا نام نہ لیتی تھیں، مجھے تو اپنی خبر نہ تھی لیکن میرے اردگرد کے خدام فکر مند تھے کہ مجھے پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے۔مجھ پر تو خلافت کے حسن وجمال اور احمدیت کی صداقت کا جادو ہوگیا تھا۔

بیعت

اجتماع کے دوران بعض احباب نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔اگرچہ نماز جمعہ کے بعد میں تو اپنے آپ کو احمدی ہی سمجھنے لگا تھا لیکن جب بیعت کے باقاعدہ طریق کا علم ہوا تو میں بھی اس اجتماعی بیعت میں شامل ہوگیا۔اتفاقاً میں حضور انور کے اس قدر قریب تھا کہ حضور نے مجھے فرمایا لاؤ ہاتھ دو۔اور جب میں نے اپنا ہاتھ حضور انور کے دست مبارک میں دیا تو ایک بار پھر جذبات سے مغلوب ہوگیا کیونکہ حضور انور نے جس طرح میرے ہاتھ کو پکڑا تھا وہ بالکل اس فرشتہ صورت انسان کی طرح تھا جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے وادی سے نکال لیا تھا۔اور جب میں نے بیعت کے دوران حضور انور کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو مجھے وہی نور نظر آیا جو خواب میں اس فرشتہ صورت بزرگ کے چہرے پر دیکھا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے تعلق کا ایک واقعہ

1996ء میں حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ جرمنی تشریف لائے تو میں ساتھ ساتھ تھا اور کئی مواقع پر ترجمانی کی بھی توفیق ملی۔میں حضور انور کے ساتھ ہمبرگ تک گیا۔میں نے کام کے لئے اپلائی کیا ہوا تھا۔اسی دورہ کے دوران مجھے کمپنی سے کال آگئی کہ کل انٹرویو کے لئے آجاؤ۔یہ کام کی جگہ ہمبرگ سے زیادہ فاصلہ پر نہ تھی ۔حضور انور تو فرینکفرٹ تشریف لے آئے اور میں اس انٹرویو کی خاطر ہمبرگ ہی ٹھہر گیا۔رات کو وہاں سویا تو خواب میں والد صاحب سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھے حضور انور کے بارہ میں سختی سے کہا کہ تم دنیاوی کاموں کے پیچھے بھاگتے پھر رہے ہو۔یہ شخص خلیفۃ اللہ ہے اس کو نہ چھوڑو۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی میں انٹرویو پر جانے کی بجائے سیدھا فرینکفرٹ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔

مکرم عبدالرحمٰن الشافعی صاحب اب بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برلن (جرمنی) کے ایک فعال کارکن

ہیں اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف جرمن تقاریر کے لائیو ترجمہ میں بھی خدمت کی سعادت پاتے ہیں۔

مکرمہ اُمِّ احمد صاحبہ

مکرمہ امّ احمد صاحبہ کا مکمل نام جنان علی جبر عنانی ہے۔ ان کی ولادت 1958ء کی ہے اور شام کے ایک شہر حلب سے ان کا تعلق ہے۔ 1995 میں ان کا ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت سے تعارف ہوا اور پھر ان کی تبلیغ سے تمام اہل خانہ یکے بعد دیگرے احمدیت کی آغوش میں آتے گئے۔ انہیں یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے لقاء مع العرب میں متعدد بار ان کا ذکر فرمایا، ان کے سوالوں کے جواب دیئے اور انہیں دعائیں دیں۔ خلافت کے ساتھ ان کو ایک عشق کا سا تعلق ہے۔ آیئے ان سے ان کی کہانی سنتے ہیں۔

جماعت سے تعارف

آمہ بیان کرتی ہیں کہ: ہم نے نئی نئی ڈش لگوائی تھی اور ایک دن میں ٹی وی کے سامنے بیٹھی مختلف چینلز دیکھ رہی تھی کہ اچانک ایم ٹی اے پر آکر ٹھہر گئی۔ اس وقت مکرم محمد حلمی الشافعی صاحب کسی موضوع پر بول رہے تھے۔ ان کی بات میرے دل کو لگی اور میں نے کہا کہ کیا ہی اعلیٰ درجہ کا کلام اور روشن افکار ہیں جن کو عقل بھی قبول کرتی ہے اور انشراح صدر بھی نصیب ہوتا ہے۔ پروگرام ختم ہوگیا اور میں نے چینل بدل لیا لیکن بدقسمتی سے مجھے ایم ٹی اے کا چینل نمبر لکھنا یاد نہ رہا۔ یوں کئی ہفتے گزر جانے کے بعد بھی مجھے یہ چینل نہ مل سکا۔ اس وقت ایم ٹی اے کی نشریات کسی اور چینل پر صرف چند گھنٹوں کے لئے تھیں جس کے بعد اسی چینل پر عیسائی تبلیغی پروگرام شروع ہو جاتے تھے۔ شاید اس لئے بھی ایم ٹی اے کی تلاش میں مشکل پیدا ہوئی۔

ابھی اس بات کو چند ہفتے گزرے تھے کہ ایک دن میرے خاوند نے آواز دی کہ دیکھو ایک چینل پر لکھا ہے کہ: الخلیفة الرابع للمسیح الموعود علیه السلام۔ یہ جملہ پروگرام لقاء مع العرب میں سکرین پر لکھا ہوا دکھائی دیا تھا۔ میں نے آکر دیکھا تو حیران رہ گئی کہ یہ تو وہی چینل ہے جسے میں نے کھو دیا تھا اور اس کی تلاش میں تھی۔ چنانچہ میں اپنے خاوند اور اٹھارہ سالہ بیٹی رولا محمد احمد جبر کے ساتھ ملکر یہ پروگرام دیکھنے لگی۔ اس روز حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد کے قصے کی حقیقت بیان فرمائی۔ جہاں اس سحر بیانی اور پر معارف حکیمانہ کلام نے مجھے مسحور کر دیا وہاں اس بات نے مجھے بہت زیادہ پریشان بھی کر دیا کہ اگر یہ مسیح موعود کے چوتھے خلیفہ ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہو گئے ہیں۔ اور اگر یہ بات درست ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر گزر بھی گئے ہوں اور ہمیں کچھ بھی خبر نہ ہو؟ پھر یہ سوال کہ مسیح علیہ السلام کیسے آئے اور کیسے وفات پائی جبکہ ہم ابھی تک ان کے انتظار میں ہیں؟ ان تمام سوالات کا جواب اسی دن تو مجھے نہ مل سکا تاہم اس پروگرام کی میرے دل میں کچھ ایسی محبت بیٹھ گئی کہ نہ صرف باقاعدگی سے اسے دیکھنے لگی بلکہ اسے ریکارڈ کر کے اس کے ایک ایک لفظ اور جملے میں پنہاں معانی کی گہرائی کو سمجھنے لگی۔ مجھے ایسی تفسیر قرآن سننے کو ملی اور مختلف سوالوں کے ایسے بے مثل جواب ملنے لگے جن سے روح تک سیرابی کا سامان ہوگیا۔

مَیں پہلے پہل پروگرام میں ہونے والی ہر بات کی سچائی کی پوری تحقیق کرتی تھی جس کے لئے مجھے کئی کتابوں کی چھان بین کرنی پڑتی تھی۔ ان امور میں سب سے اہم وہ حدیث شریف تھی جو سورہ جمعہ کی آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ(الجمعة:4) کی تفسیر میں بیان ہوئی ہے۔ پھر اس کے بعد میں نے اس پروگرام میں محمد حسین بٹالوی اور ابوالحسن ندوی اور ابو الأعلیٰ مودودی کے بارہ میں بھی سنا۔ مجھے ان کے بارہ میں کچھ علم نہ تھا کیونکہ میں تو صرف میٹرک پاس تھی اور دینی امور کے بارہ میں کچھ زیادہ نہ جانتی تھی۔ چنانچہ میں نے اپنے خاوند سے لائبریری جانے کی اجازت لی اور وہاں پر مودودی صاحب کی دو تین کتابوں کی ورق گردانی کی جن سے مجھے جھوٹ اور بہتان کی بو آئی۔ وہ لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد جھوٹا مدعی اور کافر ہے لیکن جو میں نے ٹی وی پر دیکھا وہ اس بات کی دلیل تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے تو پیروکار بھی ہمارے زمانے کے بڑے بڑے مولویوں سے زیادہ پاک صاف اور زیادہ سچے ہیں پھر مرزا صاحب خود کس قدر سچے اور پاک وجود ہوں گے۔

رؤیا کے ذریعہ راہنمائی

مجھے اس وقت نماز استخارہ کا بھی کوئی علم نہ تھا اور نہ ہی اس کا طریق معلوم تھا۔ تاہم اپنے طریق پر میں دعا ضرور کر رہی تھی۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ٹائپ رائٹر پر کچھ ٹائپ کر رہی ہوں اور جو ورق لکھا ہوا اس سے نکلتا ہے اس پر انگریزی عبارات ہیں جن سے میں صرف ایک ہی لفظ پڑھ سکی جو چمکنے والے گہرے سبز رنگ کا ہے۔ یہ لفظ تھا: Theolo۔ بعد میں مختلف ڈکشنریوں سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ اس لفظ کا معنی ہے علم دین۔ مجھے اس سے یہی سمجھ آئی کہ میں جو لقاء مع العرب سے دینی علوم سیکھ رہی ہوں وہی حقیقی دین ہے اور میں درست راستے پر ہوں۔

بیعت اور معارف کی دنیا کا سفر

میری بیٹی میرے اس سفر کی ساتھی تھی۔ روزانہ شام کو جب میرے خاوند کام سے گھر تشریف لاتے تو ہم بیٹھ کر ساری باتوں کا ذکر کرتے جو ہم نے پروگرام لقاء مع العرب میں سنی ہوتی تھیں۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ اب میں مزید نہیں چھپا سکتی، مَیں دل سے احمدی ہو چکی ہوں۔

اب مختلف آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے سمجھنے کا مرحلہ آیا۔ میری بیٹی نے اس میں بھی میرا ساتھ دیا۔ مثلاً ہم نے لقاء مع العرب میں حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کی زبانی سنا کہ قرآن کریم کی آیات میں کوئی تضاد یا تعارض نہیں ہے۔ لہٰذا اس اصول کی بنا پر ہم نے مختلف آیات قرآنیہ پر غور شروع کیا اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے جس حد تک غور کیا ہر قسم کے تضاد کا جواب ہمیں ملتا گیا۔

اسی طرح حضور رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ صحیح احادیث کا قرآنی آیات سے کوئی تعارض نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ ہم نے درود شریف پر غور کرنا شروع کیا کہ اس میں ہم پڑھتے ہیں کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ یعنی ہم دعا کرتے ہیں کہ جیسی نعمتیں و برکات ابراہیم علیہ السلام پر ہوئیں ویسی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں۔ چنانچہ اس حوالے سے جب ہم نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر کونسی نعمتیں اور برکتیں نازل ہوئی تھیں تو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں کتاب اور حکمت اور نبوت جاری فرمائی تھی۔ اس لئے اب ضروری ہے کہ وہی نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اولاد پر بھی نازل ہوں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے نرینہ اولاد تو ایسی نہ تھی کہ جن میں ان تمام روحانی مراتب کا وعدہ پورا ہوتا۔ یہاں پہنچ کر ہم اٹک کے رہ گئے۔

ان دنوں کی یہ عجیب بات تھی کہ جو سوال بھی ہمارے ذہنوں میں جنم لیتے تھے لقاء مع العرب میں ان کا جواب ہمیں مل جاتا تھا۔ ہم اس مذکورہ بات پر غور کر رہے تھے کہ ایک دن حضور انور رحمہ اللہ نے پروگرام میں حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا ذکر فرمایا جس کے بارہ میں قرآن کریم میں آیا ہے کہ وہ طوفان میں ڈوب گیا تو حضرت نوح نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ وہ تو میرے اہل بیت میں شامل تھا جن کے بچانے کا تو نے وعدہ کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا إِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔ یعنی وہ تیرے اہل بیت سے کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ اس کے تو اعمال ہی غیر صالح ہیں۔ پھر اس کی تمہارے ساتھ کیا نسبت ہوسکتی ہے۔ دوسرے معنوں میں اس کا یہ مفہوم تھا کہ تیری جماعت میں سے جس کے بھی عمل صالح ہیں وہ اس لائق ہے کہ اس کی نسبت تیرے ساتھ قائم ہو۔

میرے لئے یہ نقطہ نہایت بنیادی اور شاید سب سے زیادہ اہم تھا۔ چنانچہ ابراہیمی امت میں ہونے والے انعامات اس امت کے ان لوگوں پر ہوں گے جو حقیقی طور پر عمل صالح کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد بنیں گے۔ آگے چل کر اس نکتہ کی بنا پر مجھے خاتم النبیین کے حقیقی معنی سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔

اس کے بعد میں نے حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ سے خط و کتابت شروع کی۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ خط و کتابت میرے لئے ایک خزانے سے کم نہیں۔ مجھے ایسے لگا جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے میرے لئے معارف کی ایک کھڑکی کھول دی۔ اور حضور انور کے منطقی جوابات اور پر لطف تفاسیر کی وجہ سے حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ تو جیسے میری زندگی بن گئے۔ اس کے بعد حضور انور کی خدمت میں اپنے سوالات اور استفسارات بھیجنے شروع کئے۔ اس وقت میری فرحت و مسرت دیدنی ہوتی تھی جب حضور انور میرا ذکر فرما کر میرے لئے دعائیں کرتے تھے۔

بیٹی کی شادی اور رؤیا

میری بیٹی کی شادی ہوگئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ مجھے کہتی ہے کہ امی میں اکیلی ہوں۔ میں نے اس رؤیا سے سمجھا کہ میری بیٹی کے ہاں اولاد نہ ہونے کی خبر ہے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ پانچ سال گزر گئے اور اس کے ہاں ولادت نہ ہوئی۔ بالآخر ہم نے مل کر دعا کی کہ اے خدا ہماری دعائیں سن اور میری بیٹی کو اولاد کی نعمت عطا فرما، تاکہ وہ ہمارے پورے خاندان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے دعائیں سنیں اور یہ نشان ظاہر ہوا اور اب خدا کے فضل سے میری بیٹی کے تین بچے ہیں جو سارے گھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد گنگناتے پھرتے ہیں۔

بیماری میں خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر

ایک دفعہ میں بیمار ہوگئی اور میری کیفیت یہ تھی کہ مسلسل دو دن تک نہ تو نیند آئی اور نہ ہی کچھ کھایا بلکہ بھوک بھی بالکل غائب ہو گئی۔ میں ایسی حالت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر آیات قرآنیہ کے طریق پر غور کرنے لگی۔ کچھ دیر گزری تھی کہ مجھے شدید بھوک محسوس ہوئی۔ میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ میں نے کچھ کھانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں بازار سے بھونا ہوا گوشت لے آتا ہوں۔ میں نے کہا نہیں مجھے تو صرف عربی ڈش ''کُبّہ'' کھانے کی حاجت ہو رہی ہے۔ لیکن اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اور شکر سے دل بھر گیا جب ہماری اس گفتگو کے دوران ہی دروازے پر دستک ہوئی اور میری ہمسائی ایک ڈش لے کر کھڑی تھی جس میں مختلف انواع کے ''کُبّہ'' رکھے ہوئے تھے۔ یہ محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی برکت تھی جس کی حقیقت ہمیں آپ کے خادم صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر بتائی تھی۔

بیعت کے بعد کی برکات

بیعت کے بعد میرے خاوند کے کاروبار میں غیر معمولی ترقی ہوتی گئی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے نظارے دکھائے کہ ایسے لگتا تھا کہ ساری دعائیں قبول ہوتی جاتی ہیں۔ حکمت کے ساتھ ایم ٹی اے کے پروگرام دکھانے کی وجہ سے میرے داماد نے بھی احمدیت قبول کر لی اور آہستہ آہستہ محبت واخلاق اور حسن سلوک کی وجہ سے ہماری بہو نے بھی بیعت کر لی۔

ایک خوشگوار اتفاق

مکرمہ امّ احمد صاحبہ نے خاکسار کی درخواست پر اپنی کہانی اور ایمان افروز واقعات لکھ کر ارسال کئے تو خاکسار نے بعض استفسارات کے علاوہ ان سے ان کے خاندان کے بیعت کرنے والے افراد کے نام بھی ارسال کرنے کی درخواست کی۔ اسکے بعد کیا ہوا؟

مکرمہ امّ احمد صاحبہ بیان کرتی ہیں:

میرے لئے بڑے ملال کی بات تھی کہ میرے خاندان میں سے احمدیت قبول کرنے والوں کے ناموں میں میرے خاوند کا نام نہ ہو۔ گو کہ انہوں نے گزشتہ پندرہ سالوں میں احمدیت کی صداقت کے بے شمار نشان دیکھے تھے لیکن ابھی تک قبول احمدیت کی توفیق نہ ملی تھی۔ اور میں اس کے لئے مسلسل دعا کر رہی تھی۔

گزشتہ دنوں میں نے حسن عودہ کے بارہ میں انٹرنیٹ پر ایک فورم پر ایک شبہ کا جواب لکھا اور اس کا ذکر اپنے خاوند سے کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کا ای میل مجھے لا کر دو کیونکہ لازمی طور پر اسے کسی ایسی بات

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

انسان اور آدم کی تخلیق کے ساتھ ہی شیطان نے اپنے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کر دیئے

ابلیس اور شیطان کے چیلے اپنا زور لگاتے رہتے ہیں کہ کسی طرح سے، کسی بھی رنگ میں وسوسے پیدا کر کے اللہ کے بندوں کے دلوں میں شکوک ڈالتے رہیں۔ انہیں قتل و غارت کے ذریعہ سے خوف دلاتے رہیں، مالی نقصان کے ذریعہ سے خوف دلاتے رہیں۔ چھپ کے حملوں کے ذریعہ سے بھی خوف دلائیں۔ ظاہری حملوں کے ذریعہ سے بھی خوف دلائیں۔

مخالفین کا انبیاء کو نہ ماننا اور شیطان کے قبضہ میں جانا ان کے تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ خدا کے فرستادہ کی توہین خدا کی توہین ہے۔

لاہور میں دو مساجد پر ماڈل ٹاؤن اور دارالذکر میں خودکش حملے۔ متعدد افراد شہید اور بعض شدید زخمی

جب یہ دشمنیاں بڑھ رہی ہیں تو ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

مخالفین نے جو یہ اجتماعی نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ یقیناً اس کا بدلہ لینے پر قادر ہے۔ کس ذریعہ سے اس نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھانا ہے، کس طرح اس نے ان فساد اور ظلم بجالانے والوں کو پکڑنا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔

احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے تکبر، ان کی شیطنت، ان کی بڑائی، ان کی طاقت کے زعم کو اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا جلوہ دکھاتے ہوئے خاک میں ملا دے۔

اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ان اسیروں، زخمیوں اور شہیدوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی اور شیطان اور اس کے چیلے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

(پاکستان کے احمدیوں کے علاوہ مصر اور کیرالہ کے اسیرانِ راہ مولا کے لئے بھی دعا کی خصوصی تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 28 رمئی 2010ء بمطابق 28 ہجرت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ۔ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ۔ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ۔ اِلَّآ اِبْلِيْسَ۔ اِسْتَکْبَرَ وَ کَانَ مِنَ الْکٰفِرِيْنَ۔ (صٓ: 72-75)

جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا یقیناً میں مٹی سے بشر پیدا کرنے والا ہوں۔ پس جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں اور اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونک دوں تو اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑو۔ اس پر سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں۔ اس نے استکبار کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔

ابتدائے عالم سے ہی شیطان اور انسان کی جنگ شروع ہے اور مذہبی تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پڑنے کے ساتھ ہی شیطان نے جنگ شروع کر دی تھی۔ شدت سے انسانوں کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ اور پھر جو بھی انبیاء کا زمانہ آیا ہر زمانے میں یہ تاریخ دہرائی جاتی رہی، اور دوہرائی جا رہی ہے۔ انبیاء جب آتے ہیں تو آ کر انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے دکھاتے ہیں اور شیطان ان میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پہلے بھی کرتا رہا ہے اور اب بھی کرتا ہے۔ مختلف طریقوں، حیلوں، بہانوں، لالچوں اور خوف کے ذریعے سے ڈراتا ہے۔ گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں بے شمار جگہ اس بات کا ذکر آیا ہے۔ انسان اور آدم کی تخلیق کے ساتھ ہی شیطان نے اپنے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ قرآنِ کریم میں سورۃ فاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک شیطان کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کے حملوں سے ہوشیار کیا ہے اور بچنے کا حکم دیا ہے اور دعا بھی سکھائی ہے کہ اے اللہ! ہمیں شیطانِ لعین کے حملوں سے بچا اور ہمیں ہر دم اپنی پناہ میں رکھ۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اپنا محبوب اور قریبی ہونے کا اعلان اس کی پیدائش کے اعلان کے ساتھ کیا اور فرشتوں کو اس کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا حکم دیا۔ تو شیطان نے بڑی رعونت اور تکبر سے کام لیتے ہوئے کہا، میں اس انسان کو سجدہ کروں جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے؟ جبکہ میں تو اپنے اندر ناری صفات رکھتا ہوں، آگے آیات میں اس کا ذکر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جب بشر پیدا کیا اور اس میں وہ صلاحیتیں رکھیں جن سے وہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر قربِ خداوندی کے انتہائی مقام تک پہنچ سکتا ہے تو فرشتے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی خدمت پر مامور ہوئے۔ پس جب اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے الہام، وحی اور روح القدس سے حصہ پانے والے ہوتے ہیں تو تمام فرشتوں کا نظام ان کی تائید میں کھڑا ہو جاتا ہے، یا اس نبی کی تائید میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور وہ نتائج اس کے کام میں پیدا ہوتے ہیں جو اس کے مقصد کو جس مقصد کے لئے وہ آیا ہوتا ہے ترقی کی طرف لے جاتے چلے جاتے ہیں۔ ایک تقدیرِ خاص اللہ تعالیٰ کی جاری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض جگہ بشر کہہ کر اور بعض جگہ آدم کے الفاظ استعمال کر کے اس بات کو بیان فرمایا ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ تو تمام عالم اور دوسری مخلوق جو ہے اس کی خدمت پر لگا دی۔ جب ایک بشر اللہ تعالیٰ کے مقامِ قرب کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اور نبوت کے مقام پر پہنچ کر اپنے وقت کا آدم بن جاتا ہے تو اس کے ساتھ کس قدر خدا تعالیٰ کی تائیدات ہوتی ہیں اس کا تصور بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔

ہم دیکھتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین پر ظلم کی انتہا ہوئی اور مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے مدینہ پر کفار نے حملہ کرنے کی نیت سے فوج کشی کی اور پھر بدر کے میدان میں جنگ کا میدان جما تو کس طرح فرشتوں کے ذریعے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے حق میں جنگ کا پانسا پلٹا۔ جماعتی سطح پر بھی ہر موقع پر یہ نظارے نظر آتے ہیں۔ قومی سطح پر بھی نظارے نظر آتے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی انبیاء کے ساتھ یہ سلوک دیکھتے ہیں۔ پھر جنگِ حنین میں بھی یہ نظارہ دیکھا تو ہر موقع پر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے آپ کی، مومنین کی تائید فرماتا رہا۔ اور اسلام کی تائید میں اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جن

سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مسلمانوں کی ابتدائی حالت میں ہمیشہ فرشتوں کی ایک فوج ساتھ تھی۔ بے شک مسلمانوں کے جانی نقصان بھی ہوئے ہیں۔ مالی نقصان بھی ہوئے ہیں لیکن ابلیس کا گروہ جو ہے وہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کرسکا۔ ابلیس اور شیطان کے چیلے اپنا زور لگاتے رہتے ہیں کہ کسی طرح سے، کسی بھی رنگ میں وسوسے پیدا کر کے اللہ کے بندوں کے دلوں میں شکوک ڈالتے رہیں۔ انہیں قتل و غارت کے ذریعے سے خوف دلاتے رہیں۔ مالی نقصان کے ذریعے سے خوف دلاتے رہیں۔ چھپ کے حملوں کے ذریعے سے بھی خوف دلائیں۔ ظاہری حملوں کے ذریعے سے بھی خوف دلائیں۔ مخالفین کا انبیاء کو نہ ماننا اور شیطان کے قبضہ میں جانا ان کے تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے جو ان کو نیکیوں کی طرف قدم بڑھانے کی توفیق نہیں دیتا۔ اور ہمیشہ ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اس نبوت کے دعویدار اور خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو ماننے والے تو غریب لوگ ہیں اور ہم بڑے لوگ ہیں۔ ہم صاحبِ علم ہیں۔ ہمیں دین کا علم زیادہ پتہ ہے اس لئے ہم کس طرح اس جماعت میں شامل ہو جائیں یا اس کی بیعت کرلیں۔

آج اس زمانے میں بھی جو زمانے کے امام کو نہیں مانتے تو یہ تکبر ہی ہے جو ان کو نہ ماننے پر مجبور کر رہا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ جو بشر میں نے بنایا ہے اس کو سجدہ کرو تو یہ کوئی ظاہری سجدہ نہیں تھا۔ ظاہری سجدہ تو صرف خدا تعالیٰ کو کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں دین پھیلانے کے لئے میں نے جس شخص کو مبعوث کیا ہے اس کے لئے کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے مشن کو آگے بڑھانے میں اس کی مدد کرو اور شیطانوں کے منصوبوں کو کبھی کامیاب نہ ہونے دو۔ ان مقاصد کو کبھی شیطان حاصل نہ کرسکے۔ اور شیطان کے تمام منصوبوں کو ناکام و نامراد کرنے میں نبی کی تائید کرو۔ اس کا ہاتھ بٹاؤ اور نیک فطرت اور سعید لوگوں کے دلوں میں نبی کے پیغام اور اللہ تعالیٰ کی اس کے ساتھ تائیدات کے سلوک کی پہچان بھی پیدا کرو تاکہ وہ حق کو پہچانے اور حق کو پہچان کر اس کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ پھر ایسے لوگ اپنے اندر بھی فتحِ روح کے نظارے دیکھیں گے۔ خدا تعالیٰ کے سلوک کے نظارے دیکھیں گے۔ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کا باعث بنتے ہوئے جنتوں کا وارث ٹھہریں گے۔ نبی کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے میں، فرشتے انسانوں کو بھی جو حکم دیتے ہیں کہ نبی کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لئے اس کے مددگار بن جاؤ تو سعید فطرت لوگوں میں یہ تحریک پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ مقام ہے جب تمام فرشتے بھی نبی کی تائید میں فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ کا اعلان کرتے ہیں۔ یعنی اس چیز کا نظارہ پیش کرتے ہیں کہ سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔ اور خارق عادت اور غیر معمولی برکات نبی کے کام میں پڑ رہی ہوتی ہیں۔ اور فرشتہ صفت انسانوں کے ذریعے بھی اس سجدہ کے نظارے نظر آتے ہیں جو فرمانبرداری کا سجدہ ہے۔ جو اطاعت کا سجدہ ہے۔ جو اپنی تمام تر طاقتیں اور صلاحیتیں نبی کے کام کو آگے بڑھانے کا سجدہ ہے۔ اور وہ نبی کے سلطانِ نصیر بن کر اس کے کام کو آگے بڑھانے والے ہوتے ہیں۔

اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو خدا کے فرستادہ کی توہین خدا کی توہین ہے۔ تمہارا اختیار ہے چاہو تو مجھے گالیاں دو کیونکہ آسمانی سلطنت تمہارے نزدیک حقیر ہے۔ پس آج بھی جو مقابلہ کر رہے ہیں وہ خدا تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ یا آپ کی جماعت سے مقابلہ نہیں ہے۔ پھر ایک تفصیل بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’حقیقی خلافت میری ہے یعنی میں خلیفۃ اللہ ہوں اور پھر اپنے ایک الہام کا ذکر فرمایا کہ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ السُّلْطَانَ۔ کہ میں نے چاہا کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو آدم کو پیدا کیا جو اللہ کا خلیفہ اور سلطان ہے‘‘۔

آپ فرماتے ہیں۔ ’’ہماری خلافت روحانی ہے۔ اور آسمانی ہے، نہ زمینی‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوئم صفحہ 423)

پس یہ آدم کا مقام خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی وجہ سے آپ کو عطا فرمایا۔ اور جب یہ مقام دیا تو جیسا کہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے، فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ اس خاص بشر کو سجدہ کرو جس کو میں نے اپنے دین کو پھیلانے کے لئے چن لیا ہے۔ تو غیر معمولی تائیدات کا ایک سلسلہ بھی آپ کے ساتھ شروع ہو گیا۔ وہ ایک آدمی کروڑوں میں بن گیا۔ آپ کو الہاماً یہ تسلی دی گئی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میرے فرشتے بھی تیری مدد کے لئے ہمہ وقت مستعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا۔ ’’فَاِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَیَنْصُرُہٗ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔ پس میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور ملائکہ بھی اس کی مدد کریں گے‘‘۔ (تذکرہ صفحہ 309 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اور یہ خدا تعالیٰ کی مدد کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ اپنے وعدے کے مطابق آج تک خدا تعالیٰ کی مدد کے نظارے ہم دیکھتے ہیں۔ شیطان بھی اپنا کام کئے چلا جا رہا ہے اور فرشتے بھی۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعے سینے کھولتا ہے تو اس کی تمام روکیں دور ہو جاتی ہیں۔ ایک جگہ ظلم کر کے جماعت کو دبایا جاتا ہے تو دوسری جگہ نئی نئی جماعتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

گزشتہ دنوں مَیں عربوں کے متعلق الفضل میں ندیم صاحب جو ایک صفحہ لکھتے ہیں اس میں ایک واقعہ دیکھ رہا تھا اس میں حلمی شافی صاحب کی قبولیتِ احمدیت کا واقعہ تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو احمدیت کی طرف مائل کیا؟ مصطفیٰ ثابت صاحب جو پہلے احمدی تھے۔ وہ اور حلمی شافعی صاحب صنعاء کے صحراء میں جس کمپنی میں وہ کام کرتے تھے ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔ تو کہتے ہیں میں دیکھتا تھا ایک نوجوان ہے جو دوسروں سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ نمازیں بھی باقاعدہ پڑھتا ہے۔ پہلے مجھے خیال ہوا کہ یہ بہائی ہے یا کوئی اور ہے۔ پھر دیکھا جو باقاعدہ نمازیں پڑھتا ہے تو خیال ہوا بہائی تو نہیں ہوسکتا۔ پھر اور بعض فرقوں کی طرف دھیان گیا۔ پھر میں نے آہستہ آہستہ اس سے تعلق پیدا کرنا شروع کیا تو دیکھا کہ وہ نوجوان یعنی مصطفیٰ ثابت صاحب اسلام کے جو نظریات پیش کرتا تھا اور جو دلیلیں دیتا تھا وہ ایسی ہوتی تھیں کہ میرے پاس جواب ہی نہیں ہوتا تھا۔ علماء سے بھی مَیں جواب مانگتا لیکن تسلی نہیں ہوتی تھی۔ ایک موقع ایسا آیا کہ مجھے وہاں سے کام چھوڑ کے آنا پڑا اور انہوں نے اپنی کتابوں کا بکس میرے سپرد کر دیا کہ یہ لے جاؤ۔ تو میں نے کہا کہ اس شرط پہ لے جاؤں گا کہ یہ کتابیں میں پڑھوں۔ اس میں میں نے قرآنِ کریم کی تفسیر جو فائیو والیم میں ہے وہ اور بعض اور کتب پڑھیں، اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی۔ تو کہتے ہیں کہ ہر کتاب کو پڑھ کے جس طرح غیر از جماعت علماء کی اور پڑھے لکھوں کی بھی عادت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں اعتراض تلاش کرنا اور آج کل پاکستان میں یہ اعتراض کی صورت بڑی انتہاء پر گئی ہوئی ہے کتابیں نکال نکال کر اس پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ اعتراض کرنے والا جس طرح کے بودے اعتراض کر رہا ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی کم علمی ہے اور فطرت صحیحہ کی بجائے وہ شیطان کے پیچھے چلنے والے لوگ ہیں۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ میں بھی اعتراض تلاش کرتا تھا۔ اور اعتراض نکالنے کے بعد جب میں علماء سے تسلی کروانے جاتا تھا تو وہاں میری تسلی نہیں ہوتی تھی۔ پھر کہتے ہیں میں نے اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی تو اس نے میرے دل میں ایک ہلچل مچا دی۔ میں نے اپنے والد صاحب کو بھی سنائی تو میں نے کہا یہ کیسا ہے؟ لکھنے والا کون شخص ہوسکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کتاب کا لکھنے والا یقیناً کوئی ولی اللہ ہے۔ اس پر میں نے کہا اگر یہ مسیح موعود کا دعویٰ کر رہا ہو تو پھر؟ تو سوچ میں پڑ گئے اور کہا کہ ٹھیک ہے۔ بہرحال میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا کیونکہ ایسی اعلیٰ پائے کی چیز اللہ تعالیٰ کا کوئی انتہائی مقرب ہی لکھ سکتا ہے۔ لیکن میں تو اب بوڑھا ہو رہا ہوں اس لئے مذہب کے معاملے میں پکا ہو چکا ہوں تو میں تو قبول نہیں کرسکتا۔ لیکن بہرحال حلمی شافعی صاحب کے دل میں آہستہ آہستہ تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ وہ سعید فطرت تھی جس نے اعتراضوں کی تلاش کے باوجود ان کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے بیعت کرلی۔ (الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 28 مئی 2010ء صفحہ 4-3) تو اس طرح کے واقعات بے شمار ہیں۔ آج کل بھی ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ سے دکھاتا ہے۔ اب خوابوں کے ذریعے سے جو پیغام پہنچتا ہے اس میں تو کسی انسان کا ہاتھ نہیں ہوتا۔ تو یہ سب اس کی تائید میں ان فرشتوں کی ایک ہلچل ہے جو سارے نظام میں مچی ہوئی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فرستادے کے لئے ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔ اور پھر اس طرح سے جو سعید فطرت ہیں وہ حق کی طرف آتے چلے جاتے ہیں لیکن دوسری طرف شیطان کے قدموں پر چلنے والے مخالفت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ روکیں ڈالتے ہیں اور ان کے پیچھے ان کا وہ تکبر کام کر رہا ہوتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی تھی جو انہیں ملائکہ کے زمرہ سے نکال کر بغاوت پر آمادہ کرتے ہیں اور شیطان کے پیچھے چلنے پر مجبور کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے بندے تو خدائی صفات کا پرتَو بنتے ہیں اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھتا چلا جاتا ہے۔ روحانی ترقی میں بھی ان کے قدم بڑھتے ہیں۔ اور اس طرح دنیاوی اور مادی معاملات میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے وہ ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کی جو تفسیر ایک جگہ فرمائی ہے یہ میں ابھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’تکبر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یاد رکھو! تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دور نہ ہو قبولِ حق و فیضانِ الوہیت ہرگز پا نہیں سکتا‘‘۔ (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2 صفحہ 520 سورۃ الاعراف زیر آیت 13)

یعنی اللہ تعالیٰ کا جو حق کا پیغام ہے وہ اس کو کبھی قبول نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو فیض ہیں ان

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

سے استفادہ نہیں کرسکتا۔ اور یہ سب اس مخالفت کا نتیجہ ہے جو انبیاء کی کی جاتی ہے۔ چاہے جتنی بھی عبادتیں ہوں، جتنے بھی سجدے ہوں وہ کوئی فائدہ نہیں دے رہے ہوتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔ ’’تم میری مخالفت میں اور مجھے بددعائیں دینے کے لئے سجدے کرو اور ناکیں رگڑ لو۔ تمہاری ناکیں جل جائیں گی لیکن تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے‘‘۔

(ماخوذ از اربعین نمبر 3 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 400)

پھر فرماتے ہیں:۔

’’کیونکہ یہ تکبر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ پس کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر تکبر انہیں باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک وصاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ اللہ جلّ شانہ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہوسکتا اور وہ معرفت الٰہی جو جذبات نفسانی کے مواد ردّیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی‘‘۔ یہ کھوکھلے علم جو ہیں یہ صرف کھوکھلے علم ہی رہتے ہیں ان کو معرفت نہیں مل سکتی۔ فرمایا:۔ ’’کیونکہ یہ گھمنڈ شیطان کا حصہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے بڑا سمجھا اور کہہ دیا اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۔ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۔ (الاعراف:13) (میں اس سے اچھا ہوں تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا، اس کو مٹی سے) نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہو گیا۔ اس لئے ہر ایک کو اس سے بچنا چاہئے۔ جبتک انسان کو کامل معرفتِ الٰہی حاصل نہ ہو وہ لغزش کھاتا ہے اور اس سے متنبہ نہیں ہوتا مگر معرفتِ الٰہی جس کو حاصل ہو جائے اگرچہ اس سے کوئی لغزش ہو بھی جاوے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کی محافظت کرتا ہے‘‘۔

پس یہ جو انبیاء کے مخالفین ہوتے ہیں یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخالفین ہیں۔ یہ ان کا تکبر ہے اور یہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں رہ سکتے بلکہ شیطان کی گود میں گرتے چلے جاتے ہیں۔

فرمایا:۔ ’’چنانچہ آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش پر اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اور سمجھ لیا کہ سوائے فضلِ الٰہی کے کچھ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے دعا کر کے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف:24) (اے رب ہمارے! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر تیری حفاظت ہمیں نہ بچاوے اور تیرا رحم ہماری دستگیری نہ کرے تو ہم ضرور ٹوٹے والوں میں سے ہو جاویں‘‘)۔ (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2 صفحہ 520 سورۃ الاعراف زیر آیت 13)

کاش کہ یہ بات ان لوگوں کو بھی سمجھ میں آ جائے جو اپنے آپ کو امتِ مسلمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور جس مسیح موعود کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور جو خدا تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ مبعوث ہوا اس کو ماننے لگ جائیں۔ بجائے اس کی مخالفت کرنے کے اور باغیانہ خیالات کے لوگوں کے پیچھے چل کر زمانے کے امام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے کے وہ اس کو ماننے کی طرف توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ اگر یہ خدائی سلسلہ نہ ہوتا تو کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ پس مسیح موعود کی مخالفت کے بجائے آدم کی دعا پر غور کریں۔

آج بھی بہت ساروں نے سن لیا ہوگا، ٹی وی پر بھی آ رہا ہے، اطلاعیں آ رہی ہیں، لاہور میں دو مساجد پر ماڈل ٹاؤن میں اور دارالذکر میں بڑا شدید حملہ ہوا ہے۔ اسی طرح کنری میں بھی جلوس نکالے گئے ہیں اس طرح دنیا میں اور جگہوں پر بھی مولویوں کے پیچھے چل کر مختلف ممالک میں مخالفت ہو رہی ہے۔ کیا یہ مخالفتیں احمدیت کو ختم کر دیں گی؟ کیا پہلے کبھی مخالفتوں سے احمدیت ختم ہوئی تھی؟ ہرگز نہیں ہوئی اور نہ یہ کر سکتے ہیں۔ ہاں ان کو ضرور اللہ تعالیٰ کی پکڑ عذاب کا مورد بنا دے گی۔ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔ ’’دعا ایسی شے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے کوئی اور حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدم نے فتح بذریعہ دعا پائی‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 171 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔ ’’ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتدا میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلّط عطا کرے گا، نہ تلوار سے۔ .... آدمِ اول کو (شیطان پر) فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف:24)‘‘ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔ فرمایا:۔ ’’اور آدمِ ثانی کو بھی (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی جن کو اللہ تعالیٰ نے آدمِ ثانی فرمایا ہے) جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے، اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 190-191 جدید ایڈیشن)

پس جب یہ دشمنیاں بڑھ رہی ہیں، بلکہ دشمنی میں بعض جگہ معمولی اضافہ نہیں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے، اور یہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ باوجود ساری مخالفتوں کے، باوجود تمام تر روکوں کے، باوجود اس کے کہ شیطان ہر راستے پر بیٹھا ہوا ہے جماعت بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ سعید فطرت لوگوں کے ذریعے ملائکۃ اللہ بھی حرکت میں ہیں اور جو سعید فطرت لوگ ہیں وہ جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ سورۃ اعراف میں یہ دعا سکھائی گئی ہے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ۔ (الاعراف:24) اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور زیادہ سے زیادہ برکات کو سمیٹنے اور شیطان کے ہر حملے سے بچنے کے لئے دعاؤں کی طرف اور اپنی اصلاح کی طرف ہمیں انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’حکمتِ الٰہیہ نے آدم کو ایسے طور سے بنایا کہ فطرت کی ابتداء سے ہی اس کی سرشت میں دو قسم کے تعلق قائم کر دیئے۔ یعنی ایک تعلق تو خدا سے قائم کیا جیسا قرآنِ شریف میں فرمایا:۔ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ (الحجر:30) یعنی جب میں اس کو ٹھیک ٹھاک بنا لوں اور میں اپنی روح اس میں پھونک دوں تو اے فرشتو! اس وقت تم سجدے میں گر جاؤ‘‘۔ فرمایا:۔ ’’کہ مذکورہ بالا آیت سے صاف ثابت ہے کہ خدا نے آدم میں اس کی پیدائش کے ساتھ ہی اپنی روح پھونک کر اس کی فطرت کو اپنے ساتھ ایک تعلق قائم کر دیا ہے۔ سو یہ اس لئے کیا گیا کہ تا انسان کو فطرتاً خدا سے تعلق پیدا ہو جاوے۔ ایسا ہی دوسری طرف یہ بھی ضروری تھا کہ ان لوگوں سے بھی فطرتی تعلق ہو جو بنی نوع کہلائیں گے کیونکہ جبکہ ان کا وجود آدم کی ہڈی میں سے ہڈی اور گوشت میں سے گوشت ہوگا تو وہ ضرور اس روح میں سے بھی حصہ لیں گے جو آدم میں پھونکی گئی‘‘۔ (ریویو آف ریلیجنز مئی 1902 جلد 11 نمبر 5 صفحہ 177-178)

پس یہ تو ہے ہماری ذمہ داری کہ اللہ تعالیٰ کے تعلق میں اور بڑھیں اور اگر ہمارا یہ تعلق صحیح ہوگا تو یہ جو آدم کی فطرت ہے، یہ ہماری فطرت کا خاصّہ بن جائے گی۔ اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ پس اس مشن کو آگے بڑھاتے جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لے کر آئے تھے۔ لیکن شیطان کے چیلوں کو تو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے بھرنے کا فرمایا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا مخالفت کی آندھیاں تیز تر ہو رہی ہیں۔ لاہور میں جو مسجد پر حملہ ہوا ہے اس کے نقصان کی نوعیت ابھی پوری طرح سامنے نہیں آئی۔ لیکن کافی زیادہ شہادتیں بھی ہوئی ہیں اور زخمی بھی بہت زیادہ ہیں اور بعضوں کی حالت کافی critical ہے۔ دارالذکر میں ابھی تک پوری طرح صورتحال واضح نہیں ہوئی۔ پتا نہیں کس حد تک شہادتیں ہو جاتی ہیں۔ لوگ جمعہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔ بہرحال تفصیلات آئیں گی تو پتہ لگے گا لیکن کافی تعداد میں شہادتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب شہیدوں کے درجات بلند فرمائے اور زخمیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے۔ بعض کافی critical حالت میں ہیں۔ مخالفین نے جو یہ اجتماعی نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ یقیناً اس کا بدلہ لینے پر قادر ہے۔ کس ذریعہ سے اس نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھانا ہے، کس طرح اس نے ان فساد اور ظلم بجا لانے والوں کو پکڑنا ہے، یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی غیرت کو بار بار للکار رہے ہیں اور ظلم میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں عبرت کا نشان بنا دے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہوگا۔

جیسا کہ میں نے کہا احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے تکبر، ان کی شیطنت، ان کی بڑائی، ان کی طاقت کے زعم کو اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا جلوہ دکھاتے ہوئے خاک میں ملا دے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ایمان اور ایقان میں ترقی دیتا چلا جائے۔ اور یہ ابتلا کبھی ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث نہ بنے۔ تمام دنیا کے احمدی پاکستان کے احمدیوں کے لئے آج کل بہت دعا کریں۔ بڑے شدید تنگ حالات ہیں۔ اسی طرح مصر کے اسیران کے لئے بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ ہندوستان میں بھی گزشتہ دنوں کیرالہ میں دو تین احمدیوں پر غلط الزام لگا کر اسیر بنایا گیا ہے۔ ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ان اسیروں، زخمیوں اور شہیدوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی اور شیطان اور اس کے چیلے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی رحم فرمائے اور آئندہ ہر ابتلاء سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

❁❁❁❁❁❁

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ و اپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

اٹلی میں مصری میوزیم کی سیر، سوئٹزرلینڈ کے لئے روانگی۔ سوئٹزرلینڈ میں ورود مسعود و والہانہ استقبال۔

خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اٹلی کے دورہ جات کی مختصر تاریخ۔ سوئٹزرلینڈ میں جماعت کے قیام و استحکام کی مختصر تاریخ۔

بیت التوحید (اٹلی)، والنسیہ (سپین) اور سوئٹزرلینڈ میں نئے جماعتی سینٹرز کا تعارف۔ مسجد نور (سوئٹزرلینڈ) میں حضور انور کی آمد اور پرجوش والہانہ استقبال

(رپورٹ: منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

ساتویں قسط

20/اپریل 2010ء

بروز منگل کو نماز فجر تقریباً ساڑھے پانچ بجے ادا کی گئی۔ نماز کی بعد اٹلی جماعت کے جنرل سیکرٹری مکرم محمد آصف صاحب نے حضور کی خدمت میں اپنے ہاں بیٹے کی ولادت کی اطلاع پیش کی تو حضور انور نے ان سے مصافحہ فرمایا اور مبارکباد دی اور پھر کمال شفقت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ آپ کی تو وہاں زیادہ ضرورت ہوگی۔ جلدی اپنی بیوی کے پاس پہنچیں۔ چنانچہ وہ حضور انور ایدہ اللہ سے مل کر اپنے گھر جانے کیلئے واپس روانہ ہوگئے۔

آج سوئٹزرلینڈ روانگی کا پروگرام ہے۔ لیکن اس سے پہلے Egyptian museum بھی دیکھنا ہے۔ اس لئے ناشتہ سے جلدی فارغ ہوکر حضور انور مع قافلہ میوزیم جانے کیلئے تیار ہوگئے۔ ہوٹل سے میوزیم تک کا یہ سفر ٹیکسی پر کیا گیا۔ حضور نے ٹیکسی پر جانے کی وجہ دریافت فرمائی تو محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے عرض کیا کہ ٹریفک اور پارکنگ کی مشکلات کی وجہ سے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ پھر حضور نے دوپہر کے کھانے کا پروگرام پوچھا تو محترم صدر صاحب نے بتایا کہ اس کیلئے سوئٹزرلینڈ جاتے ہوئے راستے میں Motorway services پر رکنے کا ارادہ ہے یا پھر متبادل حل یہ بھی ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں Meeting point پر ہی کھانا کھایا جائے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ جلدی روانہ ہو جائیں گے اور سوئٹزرلینڈ پہنچ کر ہی کھانا کھائیں گے۔

مصری میوزیم کی سیر

حضور انور ایدہ اللہ جب مصری میوزیم کو دیکھنے کیلئے اس کی بلڈنگ میں پہنچے تو میوزیم کی ڈائریکٹر نے حضور کا استقبال کیا اور آپ کی خدمت میں میوزیم سے متعلق ایک تعارفی کتاب تحفۃً پیش کر کے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ تین منزلوں پر مشتمل اس میوزیم کی سیر ایک professional guide نے گراؤنڈ فلور سے شروع کروائی۔ اس میوزیم میں چار ہزار سال قبل مسیح سے لے کر 640 عیسوی تک کے نوادرات کو پیش کر کے ان زمانوں کی تاریخ، مذہب اور ان زمانوں کے لوگوں کا رہن سہن اور طریق زندگی دکھایا گیا ہے۔

عجائب گھر کی نچلی منزل زیر زمین ہے اور اس میں دریائے نیل کے گرد آبادیوں کی تہذیب کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ پہلی منزل (گراؤنڈ فلور) پر چار ہزار سال قبل مسیح کی یاد دلانے والے نوادرات رکھے ہوئے ہیں۔ پھر تین ہزار سال قبل مسیح کی پرانی بادشاہت کا وہ زمانہ بھی ان کے نوادرات کی شکل میں دکھایا گیا ہے جب Pyramids (اہرامات) تعمیر کئے گئے تھے اور تحریر (Writing) کا زمانہ شروع ہوا تھا۔

تیسری منزل جو کہ فرسٹ فلور پر واقع ہے۔ اس میں Ellesija کی اس عبادت گاہ کی نمائش کی گئی ہے جو کہ 1458 قبل مسیح میں بادشاہ Tuthmosis سوم نے Nubian کے علاقہ میں تعمیر کروائی تھی اور اب مصر کیلئے اٹلی کی خدمات کے صلہ میں یہ عبادتگاہ اٹلی کو تحفۃً دی گئی تھی۔ اس منزل پر دو مختلف گیلریوں میں مصری ممیّز (Mummies) کو بھی ان کے تابوتوں سمیت نمائش کیلئے رکھا گیا ہے۔

قاہرہ کے بعد فراعنۂ مصر کی باقیات کا یہ دنیا میں سب سے بڑا عجائب گھر ہے۔ اسے Museo Egizio کہتے ہیں۔ اس کا باقاعدہ آغاز 1824ء میں اس وقت ہوا جب Bernardino Drovetti نے بڑی مقدار میں اس دور کی نایاب چیزیں اکٹھی کیں جو کہ نپولین بوناپارٹ کے زمانہ میں فرانس کے نمائندہ کے طور پر مصر گیا تھا۔ اس کے پاس 5268 مختلف نوادرات تھے۔ اس کے بعد Mr Ernesto Schia Parelli جو 1894ء میں اس میوزیم کا ڈائریکٹر بنا، وہ مصر گیا اور وہاں سے مزید نوادرات اکٹھے کر کے لایا۔ پھر 1900ء سے لے کر 1937ء تک کے عرصہ میں بیس ہزار کے لگ بھگ اور نوادرات کا اس میں اضافہ ہوا۔ اس وقت چھ ہزار سے زائد نادر اشیاء اس میوزیم میں نمائش کیلئے رکھی گئی ہیں جب کہ چھوٹی بڑی 26 ہزار 500 چیزیں الگ محفوظ ہیں۔

ایک بڑے مجسمے کے متعلق گائیڈ نے بتایا کہ یہ 1924ء میں مصر سے لایا گیا تھا۔ مجسموں کے نیچے ان کے نام پرانی مصری زبان میں پتھر پر کندہ کئے گئے ہیں۔ ان مجسموں کے اوپر جو زبان لکھی ہوئی ہے وہ دائیں سے بائیں، بائیں سے دائیں اور اوپر سے نیچے چلتی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں فرمایا کہ یہ عجیب زبان ہے جو ہر طرف سے پڑھی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد گائیڈ وہ گیلری دکھانے کیلئے لے گئی جہاں مصری نعشیں (Mummies) رکھی گئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہاں پڑے Boxes کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ ان میں پکا ہوا گوشت رکھا جاتا تھا۔ اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نواسے عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ نے بھی گائیڈ سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ایک گھنٹہ سے زائد وقت اس عجائب گھر میں گزارا اور پھر باہر تشریف لے آئے۔

عجائب گھر سے باہر ایک روایتی میوزک بجانے والے اطالوی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے اسے ملاقات کا شرف بخشا۔ اس پر اس نے بڑی خوشی اور مسرت کے جذبات کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

بعد ازاں قافلہ پولیس اسکارٹ کے ساتھ واپس ہوٹل پہنچا اور پھر سوئٹزرلینڈ روانگی کی تیاری شروع ہو گئی۔ مکرم صداقت احمد صاحب (مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ) نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پوچھنے پر بتایا کہ جماعت سوئٹزرلینڈ کے ساتھ میٹنگ پوائنٹ یہاں سے 160 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ 12 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ساتھ Turin سے سوئٹزرلینڈ کیلئے روانہ ہوئے۔ اس موقعہ پر بھی Police Escort قافلے کو موٹر وے جنکشن تک چھوڑنے آیا۔

سوئٹزرلینڈ میں ورود

دو بجکر 48 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوئٹزرلینڈ میں Coldererio کے مقام پر ورود فرما ہوئے۔ دوپہر کے کھانے کے معاً بعد تین بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صدر جماعت اٹلی سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اب آپ نے واپس چلے جانا ہے۔ انہوں نے کہا جی حضور اگر اجازت ہو تو۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے۔ جزاک اللہ۔ پھر حضور انور نے اٹلی کے احباب سے الوداعی مصافحہ فرمایا اور تصاویر بنوائیں اور نصیحت کرتے ہوئے انہیں فرمایا کہ ایک ریڈ بک بنائیں اور اس میں سب باتیں نوٹ کریں۔ پھر حضور انور نے بڑے خوبصورت انداز میں اٹلی کے اپنے غلاموں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں فرمایا کہ پہلی دفعہ دورہ ہونے کے باوجود مجموعی طور پر دورہ کے انتظامات بہت اچھے رہے۔ سپین کی نسبت بہتر تھا۔

اس کے بعد جب اٹلی والے دوست اپنی کاروں کی طرف جا رہے تھے تو حضور انور نے محترم صدر صاحب جماعت اٹلی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک صاحب آپ کی بیگم ساتھ نہیں آئیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور وہ ساتھ ہی ہیں۔ حضور نے پوچھا کہ کہاں ہیں اور کیا انہوں نے کھانا کھایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ کار میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور انور نے فرمایا۔ کار میں کیوں بیٹھی رہیں نیچے آ جاتیں اور ایک میز پر الگ آپ کے ساتھ بیٹھ جاتیں۔ محترم ملک صاحب نے عرض کیا کہ حضور اور کوئی دوسری لجنہ کی ممبر ساتھ نہیں تھیں اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہ کونسی کار میں ہیں؟ ملک صاحب نے اشارہ کر کے بتایا تو حضور انور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اس کار کی طرف چل دیئے۔ محترم ملک صاحب دوڑ کر آگے گئے اور اپنی بیگم کو بلایا۔ وہ آئیں اور سلام عرض کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چلیں لجنہ کا بھی شکریہ۔ اس کے بعد حضور انور نے ان دونوں کے ساتھ بھی تصویر کھنچوائی اور پھر حضور انور مع قافلہ وہاں سے مسجد نور سوئٹزرلینڈ کیلئے روانہ ہوگئے جس کی جگہ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے چند سال قبل خریدی تھی۔

اٹلی کے سفر کے دوران محترم عبدالفاطر ملک صاحب (صدر جماعت)، ان کی اہلیہ محترمہ (صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اٹلی) اور مربی صاحب محترم صداقت احمد صاحب کے علاوہ مکرم آفتاب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم محمد آصف صاحب، مکرم توصیف احمد صاحب، مکرم داؤد احمد صاحب، مکرم قمر احمد صاحب، مکرم بلال احمد صاحب، مکرم شبیر احمد صاحب، مکرم ہارونہ صاحب آف غانا، مکرم اطہر الاسلام صاحب آف بنگلہ دیش اور کئی دیگر خدام نے بہت خدمت کی توفیق پائی۔ فجز اھم اللہ احسن الجزاء

خلفاء حضرت مسیح موعودؑ کے اٹلی کے دورہ جات کی مختصر تاریخ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سفر سے پہلے جماعت احمدیہ کے تین خلفاء حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اٹلی کا سفر اختیار فرما چکے ہیں اور ان میں سے ہر ایک نے اس دلی تمنا اور خواہش اور دعا کے ساتھ اس کا رخ کیا کہ کسی طرح کاسر صلیب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام تثلیث کے اس گڑھ تک بھی پہنچے اور اس کے پجاری بھی نور محمدی سے منور ہو کر اپنے پیدا کرنے والے حقیقی رب کو پہچاننے لگیں۔ انہوں نے اٹلی میں تبلیغ کرنے اور وہاں احمدیہ مشن قائم کرنے کیلئے جائزے لئے اور ان کی روشنی میں عملی اقدامات بھی اٹھائے اور مبلغین بھی بھجوائے لیکن وہاں اس سلسلہ کو قائم نہ رکھا جاسکا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ستمبر

1985ء میں اپنے سفر اٹلی کے دوران جماعت احمدیہ کے نوبل پرائز حاصل کرنے والے عالمی شہرت کے حامل سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ذریعہ وہاں ایک تقریب کا اہتمام بھی کروایا اور پھر اس تقریب کا جو حال آپ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اکتوبر 1985ء کو سپین میں بیان فرمایا اس سے پتہ چلتا ہے کہ اطالوی قوم کے اندر سچائی کو قبول کرنے کا کس قدر مادہ پایا جاتا ہے اور یہ قوم کیوں آج سب قوموں سے بڑھ کر اس بات کی حقدار ہے کہ اسے اسلام کا روح پرور آفاقی پیغام پہنچایا جائے۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

" تقریب کا آغاز تو ڈاکٹر صاحب کے تعارف سے ہوا لیکن جب سوال و جواب کا وقت دیا گیا تو پھر براہِ راست اسلام میں ان کی دلچسپی قائم ہوگئی یعنی رخ بدل گیا۔ آغاز تو ہوا ہے ڈاکٹر صاحب کی شخصیت میں دلچسپی سے اور جب سوال و جواب شروع ہوئے تو وہ شخصیت ایک طرف ہوگئی اور اسلام کی شخصیت اور اسلام کا حسن اور اسلام کا وقار اور اسلام کی عظمت یہ ان کے سامنے آ گئیں اور پھر بڑی دلچسپ مجلس سوال و جواب کی لگی اور جو پریس تھا اس نے بھی بڑی دلچسپی لی۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پہلے ہی خبریں دے رہے تھے اور اس وقت بھی ٹیلیویژن کے نمائندے آئے ہوئے تھے جنہوں نے پروگرام کو Televise کیا۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں احمدیت کے تعارف کا آغاز بہت اچھا ہوا ہے۔ .... اس تقریب کے بہانے احمدیت کا وہاں ایسا شاندار تعارف ہوگیا کہ ہم اسلام کو کیا سمجھتے ہیں۔ وہ اسلام جس پر ہم عاشق ہیں وہ یہ ہے اور ہمیں اس سے غرض کوئی نہیں کہ خمینی کا اسلام کیا ہے یا کسی اور کا اسلام کیا ہے؟ ہم تو قرآن کے اسلام کو جانتے ہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسلام کو جانتے ہیں۔ اس اسلام پر تمہیں کوئی اعتراض ہے تو پیش کرو ہم جواب دیں گے۔ یہ اس تقریب کا مضمون تھا اور بعض اعتراض ہوئے بھی اور بعض سوالات ہوئے اور عمومی ناواقفیت کی وجہ سے ایسے سوال بھی ہوئے جن سے صاف پتہ چلتا تھا کہ کسی بے چارے کو اسلام کا پتہ ہی کچھ نہیں کہ کیا چیز ہے؟ بہرحال ان کو آخر پر میں نے یہ بتایا کہ اگر آپ کو واقعی دلچسپی ہے تو چلتے پھرتے تو ان اہم امور کے جواب نہیں دیئے جا سکتے۔ آپ ہمیں یہاں مرکز بنانے دیں پھر انشاء اللہ دوستیاں ہوں گی، تعلقات بڑھیں گے، پھر مجلسیں لگا کریں گی لیکن اگر آپ نے مرکز ہی نہ بنانے دیا تو مسافر سے سوال کریں پلیٹ فارم پر اس کا تو کوئی مزہ نہیں ہے۔ پہلے یہاں جمنے تو دیں۔ بہرحال ان لوگوں نے اچھا اثر لیا اور خوشی کے ماحول میں یہ تقریب ختم ہوئی۔

اس کیلئے بھی مَیں جماعت کو دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اٹلی چونکہ بڑا عظیم ملک ہے اور بڑی دور دور تک دنیا میں اس کے اثرات ہیں۔ اٹلی کی دو طرح کی اہمیتیں ہیں۔ ایک تو اس کی بعض نو آبادیات ہیں جن پر اٹلی کی تہذیب کا، اٹلی کی زبان کا بڑا گہرا اثر ہے اور دوسرے یہ کہ Italian قوم میں یہ خصوصیت ہے کہ بعض ملکوں میں چینیوں کی طرح اپنی نو آبادیاں سی بنا کر رہتے ہیں۔ اور بڑی بڑی ان کی Colonies ہیں امریکہ میں اور بعض غیر قوموں اور غیر علاقوں میں بھی ان کے بہت زبردست اثرات ہیں اس لئے Italian قوم میں اسلام کا داخل ہونا اسلام کیلئے اور بھی بہت سی فتوحات کے دروازے کھولے گا۔ یورپ کی بہت اہم قوم ہے جسے اب تک ہم پیغام صحیح معنوں میں نہیں پہنچا سکے۔ تو اس کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو احسن رنگ میں اسلام کی چہرہ نمائی کی توفیق بخشے اور جلد از جلد اس قوم کے دل اسلام کے لئے پھیرے۔

ایک اور اہمیت اس کو یہ ہے کہ یہ تثلیث کا گڑھ ہے اور پوپ کا مرکز ہے اور صلیب توڑنا اگر اس طرح ہو کہ مرکز کو چھوڑ کر ارد گرد صلیب ٹوٹنی شروع ہو جائے اور مرکز کی صلیب قائم رہے تو یہ پیشگوئی پھر صحیح معنوں میں پوری نہیں ہوتی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کو صحیح معنوں میں پوری طرح اس زمانے میں ثابت کرنے کیلئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اٹلی میں صلیب کو توڑا جائے۔ اگر اٹلی میں صلیب ٹوٹ جائے تو ساری دنیا میں صلیب ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ یہ پوپ کی جگہ ہے، ان کے روحانی خلیفہ کی جگہ ہے اور یہاں سے ساری دنیا میں ان کے مبلغین جاتے ہیں اور شرک کا فساد پھیلاتے ہیں۔ یہاں سب سے زیادہ ضرورت تھی جہاں اب تک ہمارا مرکز نہیں تھا اس لئے بھی مجھے اس کی خاص طور پر ایک تڑپ تھی کہ یہاں جلد سے جلد مشن کھولنا چاہئے۔

چنانچہ وہاں جب سوالات ہوئے تو ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں اور کیا کریں گے؟ اس پر میں نے ان کو جواب دیا کہ آپ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ آپ کو یہ حق ہے کہ لاکھوں مشن آپ نے ساری دنیا میں کھولے ہوئے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ آپ کے ساتھ ساری دنیا میں حسن سلوک ہو اور یہاں ایک اسلام کا مشن آپ سے برداشت نہیں ہو رہا اور آپ کی بھنویں اوپر چڑھ گئی ہیں کہ آپ یہاں کیا کریں گے۔ چنانچہ اس جواب کا کافی اثر پڑا چہروں پر اور کچھ چہروں پر ملامت کے آثار بھی نظر آتے دیکھے اور ایک موقع پر جب ہم اکٹھے بعد میں چائے پی رہے تھے تو جو میرے مترجم تھے وہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے وہاں مشن کی سیکریٹری ہیں ان کے میاں ہیں۔ وہ قرآن کے ترجمہ کی نظر ثانی بھی کر رہے ہیں۔ بڑے قابل آدمی ہیں۔ وہ مہمانوں کے ایک گروہ کے سامنے Italian میں بڑی زبردست تقریر کر رہے تھے ان کے اوپر خاص جوش تھا۔ تو بعد میں مَیں نے پتہ کیا تو یہ کہہ رہے تھے ان کو کہ دیکھو کیسے ہم شرمندہ ہوئے ہیں۔ ساری دنیا میں تم لوگ اپنی تبلیغ کر رہے ہو اور ایک مشن شریف لوگوں کا آتا ہے جن کے ارادے نیک ہیں جو با اخلاق لوگ ہیں۔ وہ یہاں تم لوگوں سے کچھ کہنے کیلئے آتے ہیں اور تم آگے سے پوچھتے ہو کہ تم کیا کرنے آئے ہو یہاں؟ کھلے ہاتھوں سے استقبال ہونا چاہئے تھا۔ اگر تمہارا حق ہے تو ان کا بھی حق ہے کہ یہاں آئیں اور آ کر تمہیں تبلیغ کریں"۔

پس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اٹلی کا یہ سفر جن حالات میں بغیر کسی سابقہ پروگرام یا منصوبہ کے اختیار فرمایا، اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں نظر آتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے اپنے منصوبہ کا حصہ تھا۔ کیونکہ ان دنوں میں جماعتی طور پر افریقہ کے بعض ملکوں کا پروگرام زیر غور تھا لیکن پھر خود ہی اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں کی جماعتوں کی طرف سے حالات ناموافق ہونے کی بناء پر دورہ ملتوی کرنے کی درخواستیں پیش کروا دیں جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے 30/اپریل 2010ء کے خطبہ جمعہ میں ذکر فرمایا ہے۔ پس یقیناً یہ سفر ایک للّٰہی سفر تھا اور اس کے مقاصد بھی خدا تعالیٰ نے خود ہی متعین فرمائے تھے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس سفر کے ذریعہ اب عیسائیت کے دل پر اپنے فرشتوں کی یلغار کر کے ان کو نور مصطفویؐ سے منور کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

آسماں پر دعوت حق کیلئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جان نثار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مذکورہ خطبہ جمعہ میں اس سفر کے جو ایمان افروز واقعات بیان فرمائے ہیں وہ بھی اسی بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اٹلی سے متعلق پہلے خلفاء احمدیت کی خوابوں کی تعبیر ظاہر ہونے کا وقت اب آ گیا ہے۔ اور انہیں سن کر یقیناً ہر احمدی کا ایمان تازہ ہوتا ہے اور دل خوشی سے حمد کے ترانے گاتے ہوئے خدا کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتا ہے کہ جس نے اپنی جناب سے خلافت احمدیہ کو اتنی قبولیت اور جذب عطا فرمایا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی تو دل کی سعادت مندی سے اور کوئی الٰہی وعدہ "نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ" کے تابع اس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ حضور انور کا یہ سفر اور اس کے دوران اٹلی کے شہر ٹورین میں حضرت مسیح علیہ السلام کے مقدس کفن کی زیارت کا پروگرام جس طرح بغیر کسی قسم کی منصوبہ بندی کے از خود بنتا چلا گیا وہ یقیناً الٰہی تائید سے مؤید اور مرضیٔ مولا کے تابع تھا۔ اس میں خدا کا خاص فضل ہر آن شامل حال تھا۔ اسی نے کفن کی نگرانی اور انتظامات پر مامور بڑے پادریوں کے دلوں پر خلافت احمدیہ کی توقیر اور اس کی عظمت کو بٹھایا۔ یقیناً یہ الٰہی تصرف تھا کہ خدا تعالیٰ خود حضور پر نور کو بنفس نفیس وہاں لے گیا اور پوپ جو آج بظاہر اس مقدس کفن کا رکھوالا اور امین ہے اس کی وہاں آمد سے بھی پہلے حضور کو اس کی زیارت کی توفیق عطا فرما دی۔ ایک عزیز دوست نے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ٹورین (اٹلی) تشریف لے جانے اور وہاں کفن مسیح کی زیارت کرنے کے بارہ میں سنا تو انہوں نے بے ساختہ مجھ سے فون پر ایک بات کہی جو مجھے بڑی اچھی لگی اور میں اسے یہاں اپنے قارئین کے ساتھ Share کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا "تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اصل مالک وہاں پہنچ گئے ہیں۔"

1924ء میں اٹلی کے مشہور اخبار "لاٹریبونا" نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جو انٹرویو اس عنوان کے ساتھ شائع کیا تھا کہ "ہم سب مسلمان ہونے والے ہیں" وہ مجھے اس موقعہ پر یاد آ رہا ہے۔ انٹرویو لینے والے نے اس عنوان کے نیچے یہ بھی لکھا تھا کہ "عرصہ قلیل میں تمام یورپ اور امریکہ اور تمام دوسرے ممالک (جو اس وقت تک محمد ﷺ کو خدا کا نبی نہیں مانتے) مسلمان ہو جانے والے ہیں اور اسی طرح اطالیہ بھی"۔

اس کی یہ باتیں کتنی سچی اور کھری تھیں۔ واقعی اس نے اپنے اخبار میں ایک کلمۂ خیر لکھا تھا جس کے اہل اٹلی بجا طور پر مستحق تھے۔ کیونکہ خلیفۃ المسیح اس قوم کے اندر سعادت اور قبولیت کے آثار خود ملاحظہ فرما چکے تھے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"اٹلی کے لوگ تبلیغ کیلئے نہایت موزوں معلوم ہوتے ہیں، ان میں اخلاق، اخلاص اور ایثار کا مادہ پایا جاتا ہے۔ شرافت میں بعض دوسری اقوام سے آگے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ محبت، ملنساری اور ہمدردی بھی ہے۔ جس کا ہم نے بھی آج بازاروں میں تجربہ کیا ہے۔ کیونکہ بڑے، بوڑھے، جوان اور بچے سب ہم سے ہمدردی کرتے اور ملنساری سے پیش آتے رہے"۔

پس اس قوم کے حالات باقی یورپین اقوام کی نسبت واقعی کافی مختلف ہیں۔ ان میں قبولیت کا مادہ ہے اور یہ سعید فطرت رکھنے والے لوگ دکھائی دیتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی صداقت کے نشان ہم نے بھی اس سفر کے دوران وینس، فلورنس، پیسا اور ٹورین کے اطالوی شہروں کی گلیوں اور بازاروں میں پھرتے ہوئے اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھے جب یہ لوگ ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایک نظر دیکھنے کیلئے ادب سے کھڑے ہو جاتے۔ کوئی آپ کی تصویر کھینچتا تو کوئی آپ کے ساتھ تصویر کھنچوانے کیلئے بے قرار نظر آتا اور کوئی پوچھتا کہ یہ بزرگ ہستی کون ہیں، کہاں سے آئے ہیں؟ الغرض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پر نور چہرہ اس دورہ کے دوران ہر جگہ اہل اٹلی کی توجہ کا خوب خوب مرکز بنا رہا۔ فالحمدللہ علی ذالک

میں اٹلی کے اس سفر کا تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ان بابرکت الفاظ کے ساتھ ختم کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے 1985ء کے دورہ یورپ کے دوران اٹلی کے سفر کے بعد 4/اکتوبر 1985ء کو مسجد بشارت سپین میں خطبہ جمعہ کے دوران ارشاد فرمائے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اصل حقیقت یہ ہے کہ ساری عیسائیت کی جان اس وقت اٹلی میں ہے۔ اگرچہ فرقے بے شمار ہیں لیکن جو لوگ پوپ کو نہیں بھی مانتے وہ بھی یہ ضرور مانتے ہیں کہ ساری دنیا کی عیسائیت کی جان یہاں اٹلی میں ہے۔ اٹلی پر ہمارا جوابی حملہ ضروری ہے اور ضروری نہیں ہوا کرتا کہ قلب سے حملہ شروع ہو بلکہ بسا اوقات قلب کی باری بعد میں آیا کرتی ہے۔ یہ ایک خاص علامت خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت کی ہے جسے میں ایک علامت کے طور پر دیکھ رہا ہوں کہ اب قلب کی باری آ رہی ہے، عیسائیت کے دل پر حملہ کرنے کی باری آئی ہے اور ہمارا جو حملہ دل پر ہے اس کا مطلب صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کے سینے سے نکال کر اپنے سینے میں

دلوں کو اکٹھا کرلو۔ یا اس سے بھی زیادہ اس حملے کا خوبصورت اظہار یہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرمایا کرتے تھے ایک سوال کے جواب میں کہ دلوں کو کروگے کیا تو انہوں نے کہا خالق و مالک حقیقی کے قدموں میں لوٹا دیں گے جہاں سے یہ دل بھاگے ہوئے ہیں۔ تو میں جب کہتا ہوں کہ دلوں پر حملہ تو مراد یہی ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ عیسائیت کے دل پر حملہ کیا جائے اور اسے حقیقی خدا کے قدموں کی طرف لوٹا دیا جائے جس سے وہ دور جا چکا ہے۔ اس لئے میں اٹلی کے مشن کو بہت ہی غیر معمولی اہمیت دیتا ہوں اور اسی لئے میں بار بار آپ کو اس کیلئے دعا کی تحریک کررہا ہوں"۔

اللہ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں ان دعاؤں کی مہتم بالشان قبولیت کے نشان دیکھنے کی توفیق پائیں اور جلد "احرار یورپ" اسلام کی امن و آشتی کی تعلیم کو قبول کرنے لگیں۔ آمین

سوئٹزرلینڈ میں استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تورین (اٹلی) سے 215 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے دوپہر دو بجکر 45 منٹ پر سوئٹزر لینڈ کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہ دن سوئٹزرلینڈ کی جماعت کیلئے بہت ہی بابرکت دن تھا۔ کیونکہ تقریباً چھ سال کے لمبے انتظار کے بعد آج حضور انور سوئٹزر لینڈ تشریف لارہے تھے۔ اٹلی اور سوئٹزر لینڈ کا بارڈر کراس کرنے کے صرف دو منٹ بعد قافلے کی گاڑیاں Coldrerio کے اس سروس اسٹیشن پر پہنچ گئیں جہاں سوئٹزرلینڈ جماعت کے چند احباب اپنے امیر صاحب کی معیت میں پیارے آقا کے استقبال کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو امیر صاحب سوئٹزرلینڈ مکرم طارق ولید Tarnutzer نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ اور مکرم صدر صاحب جماعت لوگانو اور دیگر احباب کو شرف مصافحہ بخشا جن میں مکرم خالد محمود احمد صاحب (جنرل سیکرٹری)، مکرم ملک عارف محمود صاحب (صدر جماعت نیوشٹل)، مکرم مرزا حمید انور بیگ صاحب (صدر جماعت لوگانو)، مکرم مبارک اسماعیل بٹ صاحب (فوٹوگرافر)، مکرم ساجد صفیت اللہ صاحب اور مکرم مرزا صفدر علی صاحب، مکرم طیب احمد باجوہ صاحب شامل تھے۔

اس موقعہ پر لوکل جماعت لوگانو کے چند خدام بھی مختلف ڈیوٹیوں کیلئے وہاں موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم امیر صاحب سے نمازوں اور کھانے کے بارے میں پوچھا اور فرمایا کہ اگر کھانا بالکل تیار ہے اور میزوں پر چن دیا گیا ہے تو پھر پہلے کھانا ہوگا اور اس کے بعد نمازیں پڑھیں گے۔ جماعت سوئٹزرلینڈ نے موٹروے کی دوسری طرف بالکل موٹروے کے سامنے کھانے اور نمازوں کیلئے لندن شہر کی مشہور و معروف جگہ Piccadilly کے ہم نام ایک ریستوران میں جگہ حاصل کی ہوئی تھی جس میں حضور انور اور فیملی کیلئے پردے کی سہولت کے ساتھ ایک ہال اور قافلہ کے افراد کیلئے علیحدہ ہال موجود تھا۔ سروس اسٹیشن اور ریستوران کو موٹروے کے نیچے سے گزرنے والی ایک سرنگ کے ذریعہ باہم ملایا گیا تھا۔ چند لمحوں میں سب اس میں سے گزر کر ریستوران میں پہنچ گئے۔ فوری طور پر کھانا پیش کیا گیا جو جماعت سوئٹزرلینڈ کی ضیافت ٹیم نے وہیں پر تیار کیا تھا۔ لوکل جماعت Lugano نے بھی کچھ کھانا تیار کرکے پیش کیا۔ سوئٹزرلینڈ کے اٹالین بولنے والے علاقہ میں Lugano ہماری واحد جماعت ہے۔ یہ شہر صوبہ Tessin کا صدر مقام ہے اور اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ اس شہر کو دیکھے بغیر سوئٹزرلینڈ کی سیر مکمل نہیں ہوتی۔ اس شہر میں پانچ احمدی فیملیز آباد ہیں۔ ایک اٹالین نژاد نوجوان کا بھی اس جماعت سے تعلق ہے جو چند سال پہلے احمدی ہوئے اور اب اللہ کے فضل سے نظام وصیت میں بھی شامل ہوچکے ہیں۔

دوپہر کے کھانے کے فوراً بعد حضور انور نمازوں کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ احباب جماعت اٹلی سے الوداعی ملاقات (جس کا حال پچھلی رپورٹ میں بیان ہوچکا ہے) کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب سے زیورک کے رستہ کے بارے میں تفصیلات پوچھیں تو مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں سے مشن ہاؤس کا فاصلہ 314 کلومیٹر ہے۔ اکثر حصہ پہاڑی ہے اس لئے گاڑیاں زیادہ تیز نہ چل سکیں گی۔ ویسے بھی حد رفتار بعض جگہوں پر 100 اور 80 کلومیٹر فی گھنٹہ تک رہتی ہے۔ رستہ میں ایک چھ کلومیٹر لمبی سرنگ بھی آئے گی۔ حضور نے فرمایا کہ 17 کلومیٹر والی تو نہیں؟ محترم امیر صاحب نے عرض کیا کہ حضور وہ اس رستہ میں نہیں آتی جس کا انتخاب اب ہم نے حضور کی ہدایت پر کیا ہے۔ اس کے بعد قافلہ اس رستہ پر زیورک کی طرف روانہ ہوا جو نسبتاً لمبا ہے اور بل کھاتے ہوئے پہاڑی رستوں پر مشتمل ہے لیکن اس میں ہر طرف برف پوش پہاڑ، آبشاریں، دلفریب وادیاں اور پھر زرخیز زرعی زمینوں پر مشتمل سرسبز و شاداب میدانی علاقے اپنے حسین قدرتی مناظر کے ساتھ اس طرح جابجا پھیلے پڑے ہیں کہ گویا خالق کائنات نے اپنے حسن کے سب نظارے یہیں جمع کردیئے ہیں۔ ان حسین و جمیل نظاروں کو دیکھ کر بے اختیار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار زبان پر آجاتے ہیں:۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

سوئٹزرلینڈ کا مختصر تعارف

سوئٹزرلینڈ وسطی یورپ کی خشکی سے گھری ہوئی ایک وفاقی جمہوریہ ہے۔ اس کے شمال میں جرمنی، مشرق میں آسٹریا جنوب میں اٹلی اور مغرب میں فرانس واقع ہے۔ اس کی آبادی میں جرمن 65%، فرانسیسی 18% اطالوی 10%، رومینش ایک فیصد اور دیگر 6 فیصد ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق 2009ء میں سوئٹزرلینڈ میں چار لاکھ مسلمان رہائش پذیر ہیں جو کل آبادی کا 5% بنتے ہیں۔ جن کا تعلق زیادہ تر یوگوسلاویہ، بوسنیا، ہرسوگووینا، کوسوو، مقدونیہ اور ترکی سے ہے۔ سوئٹزر لینڈ کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہے۔ تاہم اس میں پروٹسٹنٹ، کیتھولک عیسائی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ 2009ء میں ایک ریفرنڈم کے ذریعے پورے ملک میں میناروں کی تعمیر پر پابندی لگا دی گئی تھی۔

ملک کا 60% حصہ کوہستان ایلپس سے ڈھکا ہوا ہے جس کا سلسلہ جنوب سے شرقاً غرباً ہے۔ ایلپس کے پہاڑی سلسلہ کے حسین و جمیل نظاروں سے محظوظ ہونے کیلئے ہر سال لاکھوں سیاح یہاں آتے ہیں اور سیاحت کا شعبہ اس ملک کا سب سے بڑا ذریعہ آمدن ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں 12 یونیورسٹیاں ہیں۔ 1460ء میں Basel شہر میں ملک کی پہلی یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا تھا۔

سوئٹزر لینڈ میں کئی انٹرنیشنل تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ جنگلوں اور پن بجلی کے سوا قدرتی وسائل بہت کم ہیں۔ آبشاروں کی کثرت کی وجہ سے پن بجلی کی افراط ہے۔ زراعت برائے نام ہے البتہ پھل بکثرت ہوتے ہیں۔ صنعتی اعتبار سے ملک بہت ترقی یافتہ ہے۔

58 ق م میں یہ ملک روم کے زیرِ تسلط آیا۔ تقریباً 300 سال تک اسے رومی صوبے کی حیثیت حاصل رہی۔ پانچویں صدی میں اسے جرمن اور فرانسیسی ریاستوں نے تاخت و تاراج کیا۔ پھر یہ فرانس کے زیر تسلط آ گیا۔ نویں صدی میں اس کے دوٹکڑے ہوگئے۔ 1033ء میں یہ سلطنت روم کے تحت متحد ہوا۔ 1648ء میں تیس سالہ جنگ کے خاتمے پر سوئٹزرلینڈ کی آزادی و خودمختار حیثیت تسلیم کرلی گئی۔ پہلی جنگ عظیم میں یہ ملک غیر جانبدار رہا۔ دوسری جنگ عظیم میں بھی اس نے اپنی غیر جانبداری کو قائم رکھا۔ 971ء میں آئینی ترمیم کے ذریعے عورتوں کو وفاقی انتخابات میں ووٹ دینے کا حق دے دیا گیا۔ اس سے قبل انہیں یہ حق حاصل نہ تھا۔

جنیوا بین الاقوامی کانفرنسوں کیلئے شہرت رکھتا ہے۔ بین الاقوامی ریڈ کراس کا صدر دفتر اسی شہر میں ہے۔ اس شہر میں دنیا کی سب سے بڑی لیبارٹری ہے جس کا نام CERN ہے اور اس میں particle physics کے متعلق ریسرچ کی جاتی ہے۔ عالمی شہرت کی حامل اس ریسرچ لیبارٹری میں Big Bang کے نظریہ پر جو تحقیق ہورہی ہے اس میں ہماری ایک احمدی بچی بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و معرفت میں کمال عطا فرمائے۔ آمین

نویں اور دسویں صدی عیسوی کے دوران سوئٹزرلینڈ پر Saracens مسلمانوں نے بڑی شدت سے حملے کئے تھے لیکن یہ ابھی تک ایک معمہ ہے کہ وہ بنیادی طور پر کس علاقے سے تعلق رکھتے تھے اور اُن کے حملوں کا مقصد کیا تھا۔ انہوں نے جنوبی فرانس سے اٹلی کی طرف حرکت کی اور مغربی Alpine کے درّے پر قبضہ کرلیا۔ اس کے علاوہ دسویں صدی میں عربوں اور بربروں نے بھی اس کی طرف پیش قدمی کی اور St. Bernand کے درے پر قبضہ کیا اور پھر شمال میں St. Gallen اور مشرق میں Reetia تک جا پہنچے۔

سوئٹزرلینڈ میں جماعت کے قیام واستحکام کی مختصر تاریخ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1946ء میں یورپ کے اس اہم ملک کو بھی اشاعت اسلام کیلئے چنا۔ اور اس میں مضبوط تعلیمی مرکز قائم کرنے کیلئے لندن سے شیخ ناصر احمد صاحب کو سوئٹزرلینڈ بھجوایا۔ آپ کے ساتھ چوہدری عبداللطیف صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر بھی تھے۔

مجاہدین تحریک جدید کا یہ وفد 10 اکتوبر 1946ء کو لندن وکٹوریہ اسٹیشن سے سوئٹزرلینڈ کیلئے روانہ ہوا اور پیرس میں مختصر قیام کرنے کے بعد 13 اکتوبر 1946ء کو دوپہر کے وقت سوئٹزرلینڈ کے مشہور شہر زیورچ پہنچا۔ بے سروسامانی کے عالم میں نہایت مختصر پیمانہ پر تبلیغی جدوجہد کا آغاز کیا گیا جو بوجہ اجنبی ماحول کے گردوپیش کے حالات کا جائزہ لینے، رہائش کا انتظام کرنے، غیرملکی زبان سیکھنے اور پرائیویٹ ملاقاتوں میں دین اسلام کا پیغام پہنچانے کی حد تک محدود رہی۔

سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ مشن کے قیام کے ابتدائی ایام میں مقامی لوگ ان احمدی مبلغین کی باتوں کو اکثر ہنسی میں اڑا دیا کرتے تھے اور اس ملک میں اشاعت اسلام کو ناممکن تصور کرتے تھے۔ ان کی باتیں سن کر وہ حیرت زدہ ہوجاتے کہ کوئی مسلمان اپنا دین پھیلانے کیلئے یہاں بھی آسکتا ہے۔ 1947ء میں سوئٹزرلینڈ مشن نے قبر مسیح کے متعلق ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ اس ٹریکٹ کے شائع ہونے کی دیر تھی کہ حیرت غیظ و غضب میں بدل گئی۔ لوگوں نے مبلغین کو سخت کلامی پر مشتمل خطوط لکھے۔ اخبارات نے اپنے کالموں میں دلائل کی بجائے استہزاء کا سہارا لیا اور چرچ کے عمائدین نے فیصلہ کیا کہ بہتر یہی ہے کہ آئندہ احمدی مبلغین کو مزید ویزا نہ ملنے دیا جائے۔ انہوں نے مبلغین کے مکان کی مالکن کو بھی یہ پیغام بھجوایا کہ اس نے ان مسلمان مبلغوں کو رہنے کی جگہ کیوں دی ہوئی ہے؟ اور پولیس والوں نے بھی مخالفت شروع کردی، مگر اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچ رہا تھا اور تبلیغی میٹنگوں میں شرکت کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھ رہی تھی۔ ان حالات میں سب سے پہلے ایک خاتون کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور ان کا اسلامی نام "محمودہ" رکھا گیا۔

اشاعت اسلام کو چلانے کیلئے چونکہ لسانی جہاد کے ساتھ قلمی جہاد بھی ضروری تھا اس لئے شیخ ناصر احمد صاحب نے ایک مصری احمدی راشد صاحب کے مالی تعاون سے ایک سائیکلو سٹائل مشین کا انتظام کرکے اکتوبر 1949ء میں "Der Islam" (الاسلام) نامی ایک ماہوار رسالہ جاری کیا۔

اس رسالہ کا پہلا شمارہ تین اوراق پر مشتمل تھا جس میں قرآن کریم، احادیث نبویؐ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مبنی اسلام کی تعلیم درج کی گئی تھی۔

سوئٹزرلینڈ مشن کے ذریعہ آسٹریا تک بھی اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس سلسلہ میں شیخ ناصر احمد صاحب نے 1960ء میں آسٹریا کے دورے بھی کئے۔

25 راگست 1962ء کو سوئٹزرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی اس پہلی یادگار مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کا نام ''مسجد محمود'' تجویز ہوا تھا۔ یہ سنگ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ نے اپنے دست مبارک سے رکھا اور دعا کروائی۔ بعد میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ

خان صاحبؓ کے ذریعہ 12/جون 1963ء کو اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس طرح سوئٹزرلینڈ میں یہ مسلمانوں کی پہلی مسجد تھی جس کا سنگ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک صحابیہ نے رکھا اور اس کا افتتاح بھی ایک صحابی نے کیا اور پھر اس مسجد کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں پہلی مرتبہ ہماری اسی مسجد میں مینارہ بھی تعمیر کیا گیا۔ اس کے بعد پھر 1978ء میں سعودی عرب کی مالی مدد کے ساتھ جنیوا میں دوسری مسجد تعمیر کی گئی۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر ہے جس میں کسی انسانی تدبیر کا کوئی دخل نہیں کہ اتفاق سے جماعت کو مسجد کیلئے ایسی جگہ پلاٹ ملا جو عین گرجا کے سامنے واقع ہے۔ مسجد خدائے واحد کا گھر ہے اور اس سے پانچوں وقت اس کی توحید کی منادی ہوتی ہے اس کے بالمقابل گرجا تثلیث کا مرکز ہے ان کے ایک دوسرے کے بالمقابل ہونے سے تصویری زبان میں توحید و تثلیث کے مقابلہ کا اظہار ہے اور یہی چیز ہے جس کو سوئٹزرلینڈ میں فطری طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس تناظر میں یہاں کے لوگوں کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات ان کے اسی احساس کے آئینہ دار ہیں۔

یہ مسجد تقریباً نو ماہ میں مکمل ہوئی۔ ابھی اس کے مینار بھی پوری طرح نہیں بنے تھے کہ سوئس اخبارات کی دلچسپی کا خصوصی مرکز بن گئے۔ چنانچہ زیورک کے کثیر الاشاعت اخبار Neu Zurcher-Zeitung نے جو نہ صرف سوئٹزرلینڈ میں بلکہ جرمنی اور آسٹریا میں بھی بکثرت پڑھا جاتا ہے، اپنے 17/اپریل 1963 کے شمارہ میں گرجا کے خاکستری لیکن بہت اونچے مینار کے ساتھ مسجد کی تصویر شائع کی اور اس کے ساتھ حسب ذیل نوٹ لکھا:۔

''جب کوئی شخص مختلف ادیار و امصار میں سیاحت کے بعد اپنے وطن واپس آتا ہے تو وہ ان چیزوں کو خصوصاً دیکھتا ہے جن سے ہمارے اس شہر کو عظمت حاصل ہوتی ہے اور دیکھنے والے کے سامنے ایک نیا منظر آتا ہے عام خاکستری پتھروں کی عمارتوں کے درمیان عین Balgirst کے گرجا کے بالمقابل سوئٹزرلینڈ کی اولین مسجد کا چھوٹا سا مینار جو تقریباً مکمل ہو چکا ہے سفید چمکتا نظر آتا ہے ایک اجنبی ہمارے گھروں کے اندر گھونسلہ بناتا ہے اور ہمیں اس کا احساس ہوتا ہے''۔

اس کے علاوہ جرمن زبان کے کئی اور اخبارات میں بھی مسجد کے سفید مینار کی تصویر کے ساتھ نوٹ شائع ہوئے۔ بازل کے اخبار National-Zeitung نے اپنی 19/اپریل 1963ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"سوئٹزرلینڈ میں مذہبی آزادی مختلف مذہبی جماعتوں کو پنپنے کا موقع دیتی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی پہلی مسجد زیورک میں پایا تکمیل کو پہنچ رہی ہے احمدیہ مشن جس کا مشن مغربی پاکستان میں ہے اس مسجد سے اپنے خطبات سنایا کرے گا۔ ہماری تصویر میں مسجد کا نفیس مینارہ جس کے اوپر ترکی انداز کا ہلال ہے نورخ سڑک زیورک پر نظر آ رہا ہے۔"

مؤرخہ 3/مئی 1963ء کو جب مینار کے علاوہ مسجد کی عمارت پر بھی پینٹ ہو چکا تھا تو زیورک کے مشہور روزنامہ Dietad نے بڑے سائز کی تصویر اخبار کے آخری سرے پر نمایاں طور پر شائع کی اور نیچے لکھا کہ زیورک کی چھتوں کے اوپر ہلال۔ زیورک میں بالگرسٹ کے محلّہ میں مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ 1924ء میں جب اٹلی تشریف لے گئے تھے تو آپ نے فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے رستے سے وہ سفر کیا تھا۔ اس کے بعد پھر آپ 1955ء میں دوبارہ سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے جہاں زیورک میں حضورؓ کے طبی معائنے ہونے تھے۔ اس سفر کے دوران حضورؓ کے قیام کا انتظام Bagonie Strasse پر ایک مکان میں کیا گیا تھا۔ 10/مئی 1955ء کو پروفیسر روسیو نے حضورؓ کا طبی معائنہ کیا۔

5 جون 1955ء کو حضورؓ نے سوئٹزرلینڈ کے مقامی نومسلم احباب کو ہوٹل Belvoir Park میں چائے کی دعوت پر مدعو کیا۔ حضورؓ نے انہیں انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج سے تیس سال قبل جب میں آپ کے ملک میں سے گزرا تھا تو اس کے قدرتی مناظر مجھے بہت اچھے لگے تھے۔ مگر آج میں آپ لوگوں کو پا کر اس سے بھی زیادہ خوش ہوا ہوں۔ آپ میرے روحانی بیٹے ہیں اور روحانی بیٹوں کو پانے کی خوشی اس سے کہیں زیادہ ہے جو ایک باپ کو اپنے جسمانی بیٹوں سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا قرب عطا فرمائے اور آپ کو دین اسلام کو اپنے ملک میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوئیس ٹی وی نے حضورؓ کا انٹرویو نشر کرنے کا پروگرام بنایا۔ 8 جون 1955ء کو حضورؓ رات نو بجے سے قبل ٹی وی سٹیشن تشریف لے گئے اور پہلے سٹوڈیو کے دفتر میں ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاحظہ فرماتے رہے۔ Dr. Tilgenkam نے حضور کا انٹرویو لیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ خلیفہ وقت کا انٹرویو ٹی وی پر نشر ہوا اور اس کا اعزاز سوئیس ٹی وی (Swiss Tv) کے حصے میں آیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1967ء سے 1980ء تک پانچ مرتبہ سوئٹزرلینڈ کا دورہ فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی متعدد بار وہاں تشریف لے گئے۔ حضورؒ کی سب سے اہم تصنیف Revelation Rationality Knowledge and Truth آپ کے اس لیکچر پر مشتمل ہے جو آپ نے 14/جون 1987ء کو زیورک یونیورسٹی میں سوا آٹھ بجے شام اسلام کی خوبیوں اور اس کے محاسن کے موضوع پر ارشاد فرمایا تھا۔ اس لیکچر کا اہتمام محترم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی کی درخواست پر زیورک یونیورسٹی کے Ethnology کے پروفیسر Dr. Karl Henking نے یہ کہتے ہوئے کیا تھا کہ مذہب میں تو طلباء کو کوئی دلچسپی نہیں ہے، لیکن اگر آپ اس کا موضوع اسلام کی بجائے الہام (Revelation) اور عقلیت پسندی (Rationality) رکھ لیں اور دونوں کے درمیان موازنہ کر کے یہ دکھائیں کہ دونوں ہی اپنے منفرد پہلوؤں اور راستوں سے علم (Knowledge) اور لازوال سچائی (Truth) کی راہ دکھلاتے ہیں تو ان کے خیال میں یہ ایک ایسا مضمون ہوگا جو طلباء کیلئے زیادہ دلچسپ ثابت ہوگا۔ چنانچہ ان کی اس تجویز کو قبول فرماتے ہوئے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے زیورک یونیورسٹی میں لیکچر دیا اور بعد میں پھر اسی نام کے ساتھ یہ لیکچر مزید اضافوں اور تفصیلات کے ساتھ کتابی شکل میں شائع ہوا۔

سوئٹزرلینڈ میں جماعت کے نئے سینٹر کا تعارف

بہرحال سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ کا قافلہ سوئٹزرلینڈ جماعت کے نئے سنٹر Wigoltingen کی طرف روانہ ہوا جو جماعت نے 2005ء میں خریدا تھا۔ اسکی خرید کا پس منظر یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب 1992ء میں سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے تھے تو حضورؒ نے جماعت کو تاکید کی تھی کہ سوئٹزرلینڈ میں بھی کسی جگہ جماعت کیلئے زمین خریدیں تا کہ جماعتی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کی جاسکیں خواہ وہ جگہ آبادی سے ہٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔ جس طرح کہ جب مسجد فضل لندن کیلئے جگہ لی گئی تھی تو وہ شہر سے باہر تھی اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا تھا کہ لندن خود آ جائے گا اور آج واقعی لندن، مسجد فضل کے پاس آ پہنچا ہے۔ پس حضور کے ارشاد پر جماعت نے کوشش جاری رکھی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2004ء میں احباب جماعت کو تاکید کی کہ نئی جگہ خریدیں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جماعت کو یہ جگہ ملی جو 6787 مربع میٹر پر مشتمل ہے۔ اردگرد کسانوں کے فارمز اور مکانات ہیں۔ اس جگہ پر پندرہ کمروں اور دو ہالز پر مشتمل ایک تین منزلہ بلڈنگ 1870ء سے تعمیر شدہ موجود ہے۔ جس میں سے ایک ہال قبلہ رخ ہی بنا ہوا ہے جس کا نام حضور انور نے 22 اپریل کو محترم امیر صاحب اور محترم مربی صاحب سوئٹزرلینڈ کے ساتھ اپنی میٹنگ کے دوران ''مسجد نور'' مرحمت فرمایا۔ تقریباً چھ ہزار مربع میٹر جگہ ابھی خالی پڑی ہے۔ یہ سنٹر بڑی پُرفضا جگہ پر واقع ہے اور زیورک سے 54 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک موٹر وے کے ساتھ منسلک ہے۔ یہاں سے جرمنی صرف پندرہ بیس منٹ کی ڈرائیو پر واقع ہے۔ یورپ کی سب سے بڑی آبشار Rainfall اس جگہ سے 39 کلومیٹر پر ہے۔ سوئٹزرلینڈ کا مشہور انڈسٹریل شہر Winterthur یہاں سے تقریباً اکتیس کلومیٹر پر واقع ہے۔ اس جگہ کے حصول کے وقت پہلے تو اردگرد کی آبادی کی طرف سے جماعت کی بہت سخت مخالفت ہوئی اور اخباروں میں بھی اس کا بڑا چرچا ہوا لیکن جماعت نے کئی سرکاری اور غیر سرکاری افراد نیز چرچ کے لوگوں کو جماعت کے پرامن اور ملکی قوانین کی پابندی کرنے والی جماعت ہونے کے حوالے سے متفرق میٹنگز میں یقین دہانی کروائی اور پھر ایک عام پبلک مجلس میں سب لوگوں کے ہر قسم کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دے کر انہیں اطمینان دلایا گیا تو پھر کئی لوگوں اور بعض پادریوں نے بھی جماعت کے حق میں بیان دینے شروع کئے اور رائے عامہ ہموار ہوئی اور کافی تگ و دو اور کوشش کے نتیجہ میں بالآخر نومبر 2005ء میں ہمیں اس جگہ کا قبضہ مل گیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

شروع سے ہی یہاں کی کونسل پر یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ اس بلڈنگ کے نچلے دو ہال مردوں اور عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ مسجد کے طور پر استعمال ہونگے جبکہ پہلی منزل دفاتر کے طور پر اور دوسری منزل رہائشی مقاصد کیلئے استعمال ہوگی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی خرید کے وقت 2005ء سے ہی اس جگہ پر خدام اور انصار کے وقار عمل ہوتے آ رہے ہیں۔

اردگرد کی جماعتوں Winterthur اور Thurgan کے احباب نماز جمعہ یہیں ادا کرتے ہیں۔ 2007ء سے مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات بھی اسی جگہ پر منعقد ہو رہے ہیں۔ ان کے علاوہ جماعت کے دوسرے تبلیغی اجلاسات بھی یہاں ہوتے ہیں۔ احباب جماعت نے بڑے اخلاص سے اس جگہ کی خرید کیلئے مالی قربانیاں پیش کیں اور تا حال کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا گزشتہ جلسہ سالانہ 2009ء بھی حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت پر اسی جگہ بڑا ٹینٹ لگا کر منعقد کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف بہت کامیاب رہا بلکہ احباب جماعت نے بھی پہلی بار یہاں جلسہ سالانہ کے ماحول اور اس کی برکتوں کو محسوس کیا اور اس سے خوب فیضیاب ہوئے جبکہ اس سے پہلے جماعت مختلف شہروں میں ہال کرایہ پر لے کر اپنے جلسے منعقد کرتی رہی ہے۔

اس سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے سوئٹزرلینڈ کے اس نئے سنٹر کے علاوہ اٹلی کے مشن ہاؤس "بیت التوحید" میں پہلی بار ورود فرمایا اور اسی طرح والنسیہ میں سپین کی دوسری مسجد "بیت الرحمٰن" کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔ قبل ازیں کسی رپورٹ میں ان دونوں کے بارہ میں کوئی کوائف درج نہیں کئے جاسکے۔ اس لئے یہاں ان کا احوال بھی کچھ بیان کر دیتا ہوں۔

بیت التوحید (اٹلی) کا مختصر تعارف

جماعت احمدیہ اٹلی کا مشن ہاؤس "بیت التوحید" بولونیا (Bologna) شہر سے 25 کلومیٹر کی دوری پر واقع قصبہ سان پیٹروان کازالے (San Pietro in Casale) میں واقع ہے۔ بولونیا سے Padova اور Venice جانے والی ہائی وے سے Altedo جانے والی سڑک پر اتر کر قریباً سات کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد دائیں طرف ایک چھوٹی سی سڑک نکلتی ہے اور بل کھاتی ہوئی ایک کشادہ عمارت کے سامنے آ کر ختم ہو جاتی ہے جو کہ جماعت احمدیہ اٹلی کے مشن ہاؤس "بیت التوحید" کی عمارت ہے۔ اس کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ قصبہ اگرچہ رومن زمانے سے آباد ہے لیکن تاریخی دستاویزات میں اس کا ذکر 1223ء سے ملتا ہے۔

مشن ہاؤس کے گیٹ سے اندر داخل ہوں تو سامنے ایک Drive way ہے جہاں چار پانچ گاڑیاں آسانی سے پارک کی جا سکتی ہیں۔ اس Drive way کے بائیں جانب ایک Garden ہے اور پھر ایک تین منزلہ مکان ہے۔ اس مکان کی ہر منزل کا رقبہ 100 مربع میٹر ہے اور اس لحاظ سے کل مکانیت 300 مربع میٹر کی ہے۔ مکان کی پچھلی جانب ایک ہال ہے جو 100 مربع میٹر رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس ہال کے ایک طرف 50 مربع میٹر کا ایک کمرہ ہے جس کے ساتھ Bathroom بھی ملحق ہے۔

یہ مکان جس زمین پر واقع ہے اس کا کل رقبہ تقریباً 1000 مربع میٹر ہے۔ مکان کے سامنے اور بائیں

جانب 9000 مربع میٹر (اڑہائی ایکڑ) رقبہ کی زرعی زمین بھی جماعت احمدیہ اٹلی کی ملکیت ہے۔ بیت التوحید کو 27رمئی 2008ء میں خرید ا گیا تھا۔ اس کی ازسرِنو تعمیر کی باقاعدہ اجازت مل چکی ہے اور انشاء اللہ جلد یہ کام شروع ہو جائے گا۔اس کے بعد مکان کی دوسری منزل پر رہائش کے لیے ایک فلیٹ بن جائے گا جب کہ پہلی اور تیسری منزلوں پر جماعت کے کاموں کیلئے ہال بنادیئے جائیں گے۔

والنسیہ میں جماعتی مرکز کا تعارف

سپین کے شہر والنسیہ میں مسجد "بیت الرحمٰن" کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 11راپریل 2010ء کو اتوار کے روز رکھا تھا۔ اس جگہ کا کل رقبہ 2900 مربع میٹر ہے جسے جون 2006ء میں مبلغ چار لاکھ پچیس ہزار یوروز میں خریدا گیا تھا۔خرید کے وقت پہلے سے ہی تقریباً 200 مربع میٹر پر ایک رہائشی گھر بنا ہوا تھا۔ بقیہ حصہ پر مختلف سایہ دار درخت نیز مالٹے اور لیموں کے پودے لگے ہوئے تھے۔رہائشی حصہ میں چار کمرے، ایک ہال، کچن اور دو باتھ رومز بنے ہوئے ہیں جبکہ اس کے تہہ خانہ میں دو چھوٹے کمرے، ایک سٹور اور ایک باتھ روم بنا ہوا ہے۔جب یہ پلاٹ خریدا گیا تو اس وقت سے اوپر کے حصہ میں موجود ہال کو جماعت نے مردوں کی مسجد کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا جبکہ نیچے والے کمرے لجنہ کی مسجد کے طور پر استعمال ہونے لگے اور بقیہ حصہ میں مبلغ کی رہائش ہے۔اس کے علاوہ پلاٹ کی جو خالی جگہ ہے وہاں پر انشاء اللہ مسجد ''بیت الرحمان'' تعمیر کی جائے گی۔تعمیر کا منصوبہ اس وقت اجازت کے مراحل میں ہے۔مسجد کی عمارت اگرچہ الگ ہوگی لیکن وہ موجودہ عمارت کے ساتھ اس طرح ملی ہوگی کہ باہر سے ایک ہی بلڈنگ نظر آئے گی۔اس مسجد کی دو منزلیں ہونگی۔نچلے حصہ میں مردوں کیلئے ہال ہوگا جس میں کم وبیش ساڑھے تین سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی جبکہ اوپر کی منزل لجنہ کیلئے مختص ہوگی۔اس کمپلیکس کے اندر مسجد کے علاوہ لائبریری، دفتر، کچن اور ڈائننگ روم بھی بنائے جائیں گے۔انشاء اللہ۔

سوئٹزرلینڈ کے اندر سفر کے حالات

سپین کی دوسری مسجد اور اٹلی کے پہلے مشن ہاؤس کے ذکر کے بعد اب میں پھر اٹلی سے سوئٹزرلینڈ کے دوسرے نئے مرکز "مسجد نور" تک کے سفر کی طرف واپس لوٹتا ہوں جو بارڈر کراس کرنے اور میٹنگ پوائنٹ پر کچھ دیر قیام کے بعد دنیا کے خوبصورت ترین ملک سوئٹزرلینڈ کی شاہراہ A2 پر Lugano کے پاس سے گزرتے ہوئے طے کیا جا رہا تھا۔اس رستہ میں ہر طرف قدرت نے بڑی فیاضی سے جو حسین اور دلکش مناظر پھیلا رکھے ہیں قافلے کے افراد ان سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وقتاً فوقتاً ان میں سے بعض مناظر کو اپنے کیمروں کے ذریعہ محفوظ کرتے رہے۔ ہر آنے والے لحہ میں نظروں کے سامنے جب نیا منظر نمودار ہوتا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورتی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا تھا۔ واقعی یہ اتنے خوبصورت مناظر ہیں کہ انہیں دیکھ کر خدا کی حمد سے دل بھر جاتا تھا اور بے اختیار فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں۔

Bellinzon شہر گزرنے کے تھوڑی دیر بعد ہماری گاڑیاں موٹروے A 2 کو چھوڑ کر دوسری موٹروے A 13 پر آ گئیں۔ابھی ہم نے صرف 65 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا ہوگا کہ Mesocco نامی گاؤں کے فوراً بعد سڑک اس پہاڑ پر چڑھنے لگی جو کچھ ہی دیر پہلے ہمیں عین سامنے نظر آ رہا تھا۔ بلندی کی طرف یہ سفر بڑا پر لطف تھا۔کبھی پہاڑ ہمارے دائیں جانب آ جاتا تو کبھی ہم پہاڑ کے دائیں جانب ہوتے۔ ہم مسلسل بلندی کی طرف جا رہے تھے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ہم اس برف کے درمیان سے گزر رہے تھے جو دور سے ہمیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر نظر آ رہی تھی۔ پہاڑ کے اوپر موسم سرد تھا۔جھیل کا پانی بھی ابھی جما ہوا تھا اور درخت بھی موسم بہار کے رنگوں سے ابھی عاری اور خشک دکھائی دے رہے تھے۔اسی سڑک پر اگر مزید بلندی کی طرف سفر کرتے جائیں تو San Bernadino نامی درہ آتا ہے جو سال میں چھ مہینے برف سے ڈھکا رہتا ہے اور اس کی وجہ سے اکتوبر سے لے کر مئی تک بند رہتا ہے۔اس پہاڑ کے نیچے اب چھ کلومیٹر لمبی سرنگ بنا دی گئی ہے تاکہ یہ رستہ ٹریفک کے لئے پورا سال کھلا رہے۔اٹلی سے آسٹریا اور جرمنی کے بعض علاقوں میں جانے کے لئے یہی رستہ استعمال ہوتا ہے۔سرنگ گزرتے ہی جہاں پہاڑ کی اترائی شروع ہوتی ہے وہاں جرمن سوئس (یعنی سوئٹزرلینڈ کا وہ علاقہ جہاں جرمن زبان بولی جاتی ہے) کی سرحد بھی شروع ہوجاتی ہے۔سوئٹزرلینڈ کے اس علاقے میں ایک اور زبان بھی بولی جاتی ہے جس کا نام Rätoromanisch ہے۔یہ زبان لاطینی سے نکلی ہے اور اسے اس علاقہ کے چالیس ہزار لوگ بولتے ہیں۔اس طرح سے سوئٹزرلینڈ میں کل چار زبانیں بولی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ باقی زبانوں میں سے جرمن 70 فیصد علاقے میں اور فرنچ 23 فیصد علاقہ میں بولی جاتی ہے جب کہ 7 فیصد علاقے میں اطالوی زبان بولی جاتی ہے۔بل کھاتی ہوئی سڑک پر تنگ دروں سے گزر کر جب ہم نیچے پہنچے ہیں تو Thusis نامی شہر آ گیا۔اس سے آگے تھوڑے فاصلہ پر Chur شہر واقع ہے جو صوبہ Grabünden کا دارالحکومت ہے ۔سوئٹزرلینڈ کے نیشنل امیر مکرم طارق ولید Tarnutzer صاحب کا تعلق اسی علاقے سے ہے۔ Thusis سے Chur کی طرف جاتے ہوئے سڑک کے بائیں جانب Tamins نامی وہ گاؤں آباد ہے جہاں محترم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ پیدا ہوئے اور پرورش پائی۔

یہ علاقہ یورپ کے مشہور دریا Rhein کا منبع بھی ہے۔Chur شہر کے بعد سوئٹزرلینڈ کا مشہور علاقہ Heidiland شروع ہوجاتا ہے۔ اس علاقے کو ایک بچی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس کا نام Heidi تھا۔اس کے والدین فوت ہوگئے تھے اور وہ پہاڑوں میں اپنے دادا اور دادی کے ساتھ رہتی تھی۔ Heidi اب ایک رومانوی کردار کے طور پر مشہور ہے جسے اب بچوں کی کہانیوں ، فلموں اور کارٹونوں میں استعمال کیا جا رہا ہے اور بچے اس سے خوب واقف ہیں۔ Chur سے نکل کر جیسے ہی قافلہ St. Gallen کی طرف جانے والی سڑک پر آیا تو وادی یک دم کشادہ ہوگئی اور پہاڑوں کی بلندی کی جگہ اب سرسبز میدانوں نے لے لی۔ St. Gallen جانے والی سڑک کے دائیں جانب دریائے Rhein بہتا ہے۔ یہاں سے کچھ ہی فاصلہ پر دریائے رائن کے ساتھ ساتھ Lichtenstein کا ملک شروع ہو جاتا ہے جو یورپ کا ایک بہت ہی چھوٹا سا ملک ہے جس کی سرحدیں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا سے ملتی ہیں اور کل آبادی تیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔Vaduz اس کا دارالحکومت ہے۔اس کی 75 فیصد آبادی کیتھولک چرچ سے منسلک ہے۔ اس ملک کے ایک لوکل باشندے مکرم علی احمد Kunz صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی سال پہلے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی جو ماشاء اللہ بڑے ہی مخلص اور نیک انسان ہیں۔اسی سڑک پر St. Gallen شہر سے ذرا پہلے دائیں طرف ایک وسیع و عریض جھیل نظر آتی ہے جس کا نام Bodensee ہے اور جو یورپ کی سب سے بڑی جھیل ہے۔ یہ جھیل جرمن زبان بولنے والے تین ملکوں جرمنی ، آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کو آپس میں ملاتی ہے۔

St. Gallen کے پاس سے گزرتے ہوئے ہمارا قافلہ Atikon کے قریب جا کر موٹروے A7 پر آ گیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں ہم صوبہ تھورگاؤ کے صدر مقام Frauenfeld کے پاس سے گزر رہے تھے۔اس کے بعد ہماری گاڑیاں Romanshorn کی طرف جانے والی موٹروے کی طرف مڑ گئیں۔اس کے فوراً بعد ہماری منزل یعنی Wigoltingen کا Exit آ گیا جہاں ہماری مسجد نور اور سوئٹزرلینڈ جماعت کا نیا سنٹر واقع ہے۔

Wigoltingen ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا رقبہ 1713 ہیکٹر اور آبادی 2200 نفوس پر مشتمل ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے مشرقی حصہ میں یہ قصبہ یہاں کے پرانے ترین قصبوں میں شمار ہوتا ہے جس کا ذکر 889ء سے تاریخ اور مختلف دستاویزات میں ملتا ہے۔ زیورک شہر سے یہ 54 کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے۔ ریل کی سہولت یہاں 1855ء سے موجود ہے اور اسی طرح موٹروے A7 پر واقع ہونے کی وجہ سے کار کے ذریعہ بھی یہاں پہنچنا بہت آسان ہے۔ Wigoltingen کا لفظ Wigwalt سے نکلا ہے جس کے معنی بہادر ہیرو کے ہیں۔

2004ء کے دورہ میں حضورانور ایدہ اللہ نے سوئٹزرلینڈ جماعت کو جب ایک کھلی جگہ خریدنے کا ارشاد فرمایا تو اس کے ایک ہی سال کے اندر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ جگہ خریدنے کی توفیق عطا فرمادی جو 6787 مربع میٹر پر مشتمل ہے اور کبھی لکڑی کی ایک ورکشاپ کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہے۔27 اکتوبر 2005 کو یہ جگہ جماعت کے نام منتقل ہوئی۔یکم نومبر 2005 کو جب اس کا قبضہ ملا تو اسی دن جماعت نے یہاں ایک تقریب کا انعقاد کیا جس میں نیشنل عاملہ ، صدران جماعت ، لوکل جماعتوں تھورگاؤ اور ونٹرتھور کے افراد کو دعوت دی گئی۔مکرم اویس طاہر صاحب کو اس جگہ پر سب سے پہلی اذان دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔اس کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔اس کے بعد دعا کے ساتھ ایک چھوٹی سی تقریب کا آغاز ہوا جو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے کروائی۔ دعا کے بعد مکرم امیر صاحب نے اس جگہ کی خرید اور اس میں درپیش مشکلات اور پھر حضور انور کی دعاؤں کے طفیل اعجازی رنگ میں خدا تعالیٰ کی مدد کا تذکرہ کیا اور بلڈنگ کی مرمت کے حوالے سے احباب کے ساتھ مشورے کئے کیونکہ یہ جگہ بہت خستہ حالت میں تھی اور اس کو از سرِنو مرمت کی اشد ضرورت تھی۔مرمتوں کے بعد اب اس کی پہلی منزل (گراؤنڈ فلور) پر دو ہال ہیں جن کو مسجد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ان میں سے ہر ایک ہال میں تقریباً 90 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔دوسری منزل پر مربی ہاؤس، دفاتر اور گیسٹ ہاؤس اور واش رومز ہیں۔ جبکہ تیسری منزل پر حضور انور اور افراد خانہ کی رہائش گاہ بنائی گئی ہے۔اس کے اوپر Loft کو تعمیر کیا گیا ہے جہاں MTA کیلئے اسٹوڈیو اور اسی طرح سامان سٹور کرنے کیلئے الماریاں بنائی گئی ہیں۔

مسجد نور میں حضور انور کا ورود مسعود اور والہانہ استقبال

شام سات بجکر 45 منٹ پر حضور انور اپنے قافلہ کے ہمراہ مسجد نور ویگولٹنگن (Wigoltingen) میں ورود فرما ہوئے جہاں پانچ سو کے لگ بھگ مرد و زن اور بچے اپنے دیدہ و دل فرش راہ کئے بڑی بے تابی اور محبت سے پیارے اور محبوب امام کا انتظار کر رہے تھے۔ اگرچہ آج چھٹی کا دن تو نہیں تھا لیکن پھر بھی خلیفۂ وقت کے دیدار کے شوق میں کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بوڑھے اور کیا بچے، سبھی دور دور کے شہروں سے حضور انور کی آمد سے بہت پہلے یہاں پہنچ چکے تھے اور قطاریں بنائے ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے اپنے شفیق اور محسن آقا کے منتظر تھے۔بچے بچیاں اپنے نئے کپڑوں میں خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے کہ آج محبتیں بکھیرنے کیلئے وہ دلداران کے پاس آ رہا تھا جسے MTA کی سکرین پر دوسرے بچوں سے پیار کرتے دیکھ کر انہیں ان بچوں کی قسمت پر رشک آیا کرتا تھا۔پس آج جب انہیں اپنی اس دلی خواہش کے پورا ہونے کے آثار نظر آنے لگے تو وہ خدا کی اس عنایت پر بڑی خوشی محسوس کر رہے تھے۔ان کی ہر حرکت سے خوشیاں جھلکتی دکھائی دیتی تھیں۔یقیناً ان کے دل اس موقعہ پر اللہ کی حمد کے ترانے گا رہے ہونگے۔حضور انور ایدہ اللہ کی آمد کی خوشی میں مشن ہاؤس کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا جبکہ بڑی بلڈنگ پر برقی قمقموں سے چراغاں بھی کیا گیا تھا۔داخلی رستہ پر ایک آرائشی گیٹ بنا کر اس پر ''انی معک یا مسرور'' کا

MOT

Cars: £38 Vans: £40

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

بینر لگایا گیا تھا۔اس نئے مشن ہاؤس کے احاطہ میں نمازوں کی ادائیگی کیلئے 30 X 15 فٹ کی ایک بڑی مارکی لگائی گئی تھی۔اس کے علاوہ دیگر خدمتوں کیلئے چند چھوٹی مارکیاں بھی لگی ہوئی تھیں۔

جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد نور کے احاطہ میں داخل ہوئی تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔بچوں اور بچیوں نے اردو اور جرمن زبان میں کورس کی شکل میں ترنم کے ساتھ استقبالیہ نظمیں پڑھ کر حضور انور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا۔اس موقع پر پڑھی جانے والی اردو نظموں میں سے چند اشعار یہاں پیش کرتا ہوں۔

سایہ سایہ ایک پرچم دل پہ لہرانے کا نام
اے مسیحا تیرا آنا زندگی آنے کا نام
سب نے رشک خاص سے بھیجے اسے کیا کیا سلام
جب بھی آیا اس کے دیوانوں میں دیوانے کا نام

ہم وارثِ دیں، وارثِ دیں ،وارثِ دیں ہیں
پھولوں کی مہک ہیں کبھی شعلوں کی زباں بھی
افریقہ کے صحراؤں میں کیا ہم نے اجالا
یورپ کے کلیساؤں میں بھی ہم نے اذاں دی

محبت کا ساون برسنے لگا ہے گلستان احمد مہکنے لگا ہے
ہوسب کومبارک یہ دن ہے خوشی کا ہر اک احمدی یہ کہنے لگا ہے
صدائیں سنو آسمان وزمیں کی زمانے کا دھارا بدلنے لگا ہے
منادی کرادو نقارے بجادو کہ ڈنکا خلافت کا بجنے لگا ہے

مرحبا، صد مرحبا، اھلاً وسھلاً مرحبا اے امیر المومنیں
اے کوہساروں کی زمیں تجھ کو مبارک صد ہزار
وہ بادشاہ آیا ہے جس کا صدیوں سے تھا انتظار
ملک بھی گاتے ہیں نغمے کیسے پیارے دلنشیں

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
مصطفیٰ کے نور سے ماہتاب ہے اس کی جبیں
سایۂ رحمت ہو تجھ پر روح القدس تیرا امیں
آسماں سے آ رہی ہے اک صدا اے دلنشیں

اسی دوران ایک طفل عزیزم زبیر خان نے حضور انور کی خدمت میں اور ایک بچی عزیزہ رمشہ خالق نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔حضور انور ایدہ اللہ نے حاضرین کے جوش وجذبہ کے جواب میں ہاتھ ہلا کر بلند آواز سے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتے ہوئے انہیں سلامتی کی دعا دی اور پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ 8 بجکر 45 منٹ پر مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھانے کیلئے بڑی مارکی میں تشریف لائے۔اذان اور اقامت کہنے کی سعادت محترم بشارت انیس صاحب کو حاصل ہوئی۔اس کے بعد حضرت صاحب نے مشن ہاؤس کی بلڈنگ اور نئی جگہ کا معائنہ فرمایا۔حضور انور بلڈنگ کے اس حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں قافلہ کی رہائش کا بندوبست تھا اور ایک ایک کمرے کا معائنہ فرمایا۔حضور جب نچلی منزل پر واقع اس ہال میں داخل ہوئے جہاں لجنہ نمازیں پڑھتی ہیں تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ یہ ہال مختلف کاموں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مستورات یہاں نمازیں پڑھتی ہیں۔یہ سن کر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی زیورک والی مسجد کی ساری عمارت اسی ایک ہال میں سما سکتی ہے۔پھر حضور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور شب بخیر۔

(باقی آئندہ)

لاہور سے جو آئے تھے لاشوں کے قافلے

لب پر درود ، دل میں دعاؤں کے قافلے
دیکھو اُتر رہے ہیں فرشتوں کے قافلے
خاموش احتجاج سے ہیں کان پھٹ رہے
تا بہ فلک نجیب صداؤں کے قافلے
اے آسماں کی آنکھ برس! دل کے داغ دھو!
ربوہ کو چل پڑے ہیں شہیدوں کے قافلے
ہے اوڑھ لی گلوں نے تو ربوہ کی سرزمیں
چھاتی پہ کھل رہے ہیں گلابوں کے قافلے
ربوہ کی سرزمین کے زخموں کو بھر گئے
لاہور سے جو آئے تھے لاشوں کے قافلے
شاہد اُٹھا کے لائے ہیں مقتول مشعلیں
مشہود بن گئے ہیں حوالوں کے قافلے
بن کر سوال کٹ گئے اہلِ قلم کے سر
لکھتے ہیں خون سے ہی جوابوں کے قافلے
لختِ جگر کہیں ہے تو سرتاج ہے کہیں
کٹ کٹ کے گر رہے ہیں شہیروں کے قافلے
ارضِ وطن کو کھا گئی کس کی نظر منیبؔ
اپنوں کے بازوؤں میں ہیں اپنوں کے قافلے

(محمد مقصود احمد منیبؔ)

بقیہ: رپورٹ افتتاح نیوہیم مسجد از صفحہ 16

جماعت کی مدد کیلئے تیار رہے گی۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ

بعدازاں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جماعت کی دعوت پر اس تقریب میں شرکت کی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ چاہے کسی بھی مذہب سے تعلق ہو، ان سب کے دل انسانیت کے لئے صاف اور کھلے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق تمام انبیاء کرام ایک ہی تعلیم لے کر آئے تھے یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور انسانیت کے ساتھ حسن سلوک۔اگر اس تعلیم کے مطابق عمل کریں گے تبھی ہم انسان کہلانے کے لائق ہوسکتے ہیں جس کی طرف حضرت مسیح موعودؑ نے بھی توجہ دلائی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ وہ اس لئے بھیجے گئے ہیں تا کہ وہ اس تاریکی کو دور کریں جو خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان پیدا ہوگئی ہے اور اس کی جگہ محبت اور ہمدردی پیدا کی جائے تا کہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہوسکے۔حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اسی مقصد کے حصول کے لئے کام کر رہی ہے تا کہ لوگ اپنے خالق کو پہچان سکیں اور اس کے ساتھ ایک مضبوط تعلق پیدا کرسکیں۔اس کے لئے سب سے ضروری کام یہ ہے کہ انسان عبادت کرے اور اگر باجماعت عبادت کی جائے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہوں تو خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔اسی لئے ہم عبادت گاہیں تعمیر کرتے ہیں اور مسجد تعمیر کرنے کا مقصد صرف اور صرف پانچ وقت اس واحد ویگانہ خدا کی عبادت کرنا ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں سکھایا ہے کہ دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ مسجدیں تعمیر کی جائیں اور جب وہاں پر عبادت کیلئے لوگ آئیں گے تو باقی لوگ بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ ہونگے۔حضور نے فرمایا کہ آج کل مسجدوں کا جو نظریہ رکھا جاتا ہے وہ انتہائی غلط نظریہ ہے۔سوئٹزرلینڈ میں ایک قانون بنادیا گیا جس میں مساجد کی میناروں پر پابندی لگادی گئی ہے جبکہ حقیقت میں مینار روشنی اور علم کی نشانی ہے۔ اگر کسی مخصوص گروپ نے مسجد کو کسی غلط کام کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کو بے جا طور پر exploit نہیں کرنا چاہیے جس سے تمام مسلمان بدنام ہوں اور تمام مساجد کے خلاف قانون بنایا جائے۔حضور نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر ہم سمجھ بھی لیں کہ بعض مساجد میں ایسے منصوبے بن رہے ہیں تا کہ معاشرے کے امن کو تباہ کیا جائے تو ان میناروں کو ہٹانے سے اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اس کے بعد وہاں سے امن کا پیغام دیا جائے گا؟ اگر ایسے غلط منصوبے بن رہے ہیں تو حکومتوں کا کام ہے کہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے لیکن ایک عمومی قانون بنانا انصاف نہیں ہے۔معاشرے میں امن کی تباہی کی وجوہات دلوں میں نفرت، ایک دوسرے کی عزت اور ایمان کو برداشت نہ کرنا اور قانون کی نافرمانی ہیں۔

حضور نے مزید فرمایا کہ ہم احمدی اپنے دلوں میں کسی کے خلاف نفرت اور دشمنی نہیں رکھتے۔اگر کچھ لوگ ہمارے لئے اچھے خیالات نہیں رکھتے تو ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی راہنمائی فرمائے اور نفرتوں کو مٹا دے۔انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جیسا کہ اپنے دوست کے حق کا خیال رکھتے ہو ویسے ہی اپنے مخالف کے حق کا بھی خیال رکھو۔امن کو قائم کرنے کے لئے یہ سنہرا اصول ہے اور اس بنیادی اور ضروری اصول کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔

حضور نے غیر از جماعت احباب کو قرآن کریم کی بہترین تعلیم سے آگاہ کیا جس میں بتایا گیا ہے کہ مساجد تمام عبادتگاہوں کے لئے امن اور سلامتی کی ضامن ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ساتھ مسلسل تیرہ سال تک دشمنوں نے بہت زیادتیاں کیں اور ظلم کی انتہا کردی تھی جس کے بعد ان کو مدینہ ہجرت کرنی پڑی۔اس وقت مسلمانوں کو جنگ کی اجازت تھی لیکن صرف اسلام کے دفاع کیلئے نہیں بلکہ تمام مذاہب کے دفاع کیلئے۔حضور نے پھر قرآن کریم کی سورۃ نمبر 16، آیات 40 تا 41 کا حوالہ دیا جس میں ذکر کیا گیا ہے کہ کس صورت میں مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی ہے۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ اس علاقہ کے تمام احمدی یہ عہد کرتے ہیں کہ یہ مسجد صرف اور صرف واحد ویگانہ خدا کی عبادت کیلئے بنائی گئی ہے اور تمام مذاہب کے لوگ اس میں آسکتے ہیں۔ ہر احمدی جو اس مسجد میں آئے گا وہ باقی تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی عزت اور حفاظت کے لئے کھڑا ہوگا تا کہ معاشرہ میں امن قائم ہوسکے۔یہ ہمارا کام ہے کہ ہم دنیا کو محبت اور امن کا پیغام پہنچائیں جو آج کی دنیا کے لئے انتہائی ضروری امر بن گیا ہے۔

آخر پر حضور انور نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو اپنا قیمتی وقت نکال کر اس مسجد کے افتتاح کیلئے تشریف لائے تھے۔حضور انور نے اپنے خطاب کے بعد دعا کروائی۔

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ 4

کا علم ہوا ہوگا جو آپ کو علم نہیں ہے۔اس پر میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ کیسی عجیب بات ہے کہ میں نے آپ کو احمدیت کی صداقت کے سینکڑوں دلائل دیئے ہیں لیکن ان سب کو چھوڑ کر آپ کو اس کے جھوٹا ہونے کی صرف ایک دلیل کی تلاش ہے۔یہ بات سن کر ان کی کایا پلٹ گئی۔سچائی دل میں راسخ ہو چکی تھی لیکن بیعت کرنے میں انقباض تھا۔ چنانچہ جب میری بیٹی سے ان کی بات ہوئی تو اس نے کہا کہ ابو جان فرض کریں کہ آج وہ امام مہدی آ جاتا ہے جس کا آپ انتظار کر رہے ہیں پھر بھی آپ کو بیعت تو کرنی ہوگی۔ بیعت کے بغیر تو چارہ نہیں۔اس لئے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت دل میں بیٹھ گئی ہے تو بیعت بھی کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ میں بیعت کرتا ہوں۔الحمد للہ اب میرا پورا گھر احمدیت کے نور سے روشن ہے اور مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی برکات سے مستفیض ہو رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت حافظ قدرت اللہ خان صاحبؓ اور حضرت قمرالنساء بیگم صاحبہؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19/اپریل 2008ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت حافظ قدرت اللہ خانصاحب شاہجہانپوریؓ کی سیرۃ و سوانح پر مشتمل ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت حافظ قدرت اللہ خانصاحبؓ شاہ جہان پور کے رہنے والے تھے۔ پولیس میں سب انسپکٹر کے عہدہ پر متعین تھے مگر چونکہ بہت نیک طبیعت تھے اور افسران بالا کے ناجائز مطالبات پورا نہیں کرسکتے تھے اس لئے ملازمت سے استعفیٰ دیدیا۔ شاہجہانپور میں آپ حضرت حافظ مختار احمد صاحبؓ کے زیرتبلیغ تھے جو آپ کو کتابیں بھی دیتے تھے۔ کتابیں پڑھ کر آپ آبدیدہ ہوکر فرماتے کہ میں غریب آدمی ہوں، روپیہ پیسہ سے سلسلہ کی خدمت نہیں کرسکتا دل چاہتا ہے کہ اگرکوئی میرے بچوں کوخرید لے تو میں وہ روپیہ حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دوں اور حضور اسے اشاعت اسلام میں خرچ کرلیں۔ پھر 1900ء میں آپ مع اہل وعیال ہجرت کرکے قادیان آگئے اور بیعت کرکے سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہوگئے۔ حضورؑ نے آپ کولنگرخانہ کے لیے قریبی دیہات سے ایندھن خرید کر لانے کے لیے مقرر فرمایا۔ آپؓ کا نام حضورؑ نے ''حقیقۃ الوحی'' میں ایک پیشگوئی کے گواہان میں بھی شامل فرمایا ہے جس میں پہلے بارش اور پھر زلزلہ آنے کی خبر دی گئی تھی۔ سخت زلزلہ والی پیشگوئی مورخہ 28 فروری 1907ء کے قبل از وقت سننے کے گواہوں میں حضورؑ نے آپ کا نام ''قدرت اللہ خان مہاجر'' درج فرمایا ہے۔

1906ء میں جب حضورؑ نے الٰہی بشارات کے تحت نظام وصیت کی بنیاد رکھی تو آپؓ اس کے اوّلین لبیک کہنے والوں میں سے تھے۔ آپؓ نے 19/اپریل 1909ء کو قادیان میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

آپؓ کی اہلیہ حضرت قمرالنساء بیگم صاحبہ ایک مخلص اور نیک سیرت خاتون تھیں، قادیان آنے کے بعد حضرت اماں جان نے ازراہ شفقت ان کو ''الدّار'' میں جگہ دی جہاں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ اُن کے سپرد حضرت اقدسؑ اور حضرت اماں جانؓ کے لیے کھانا تیار کرنا اور وقت مقررہ پر دودھ یا سردائی وغیرہ تیار کرکے دینا تھا۔ اس وجہ سے علی العموم آپ حضرت اماں جان ہی کے پاس رہا کرتی تھیں، اس دوران آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو اپنا دودھ پلایا۔ اوران کے بیٹے حضرت احمد اللہ خان صاحبؓ نے بھی کئی بار حضرت امّاں جان کا شیر مبارک پیا۔

آپؓ کے ایک بیٹے حضرت ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحبؓ (وفات 9/اکتوبر 1975ء۔ بہشتی مقبرہ ربوہ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ اکثر تحریر کا کام چل پھر کر کرتے،بعض اوقات حضورؑ درمیان میں یا دوات کے نزدیک جاکر ٹھہر جاتے جس طرح کہ کسی کی کوئی بات سن رہے ہیں اور میں نے اکثر اس طرح دیکھا۔اُس وقت میری عمر غالباً 12 سال کی تھی۔

آپؓ کے ایک بیٹے حضرت حافظ عبدالجلیل خان صاحبؓ (وفات یکم دسمبر 1970ء) فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول جب 1912ء میں لاہور تشریف لائے تو آپؓ کے دریافت فرمانے پر کہ کیا یہاں کوئی حافظ قرآن بھی ہیں؟ مجھے بلایا گیا۔ جب میں حاضر ہوا تو حضورؓ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور میری پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا خدا تمہیں برکت دے گا، پھر فرمایا نماز پڑھاؤ۔ چنانچہ تین دن حضورؓ نے میرے پیچھے نمازیں پڑھیں، ان ایام میں مجھے بیس پارے یاد تھے بعدازاں میں نے سارا قرآن یاد کرلیا۔حضورؓ نے واپس قادیان جاکر میری والدہ سے بھی میرا ذکر کرکے خوشی کا اظہار فرمایا۔

11/ اکتوبر 1905ء کو حضور علیہ السلام نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ: ''قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے اس میں ایک لکڑی بھی ہے۔'' (بدر 13/اکتوبر 1905ء صفحہ 2)

حضرت قمرالنساء بیگم صاحبہؓ بھی ابتدائی موصیہ تھیں۔ وصیت نمبر 130 تھا۔ آپؓ نے 11 جنوری 1926ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ آپؓ بروقت نماز کی ادائیگی اور نماز تہجد کی پابند تھیں۔ دوسروں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا اور صدقہ و خیرات کرنا عادت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جنازہ پڑھایا اور نعش کو کندھا دیا۔ آپؓ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ایک بیٹی حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ کی اہلیہ بنیں۔

مکرم خواجہ عبدالکریم خالد صاحب درویش

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3/مئی 2008ء میں مکرم عبدالباسط بٹ صاحب نے اپنے والد محترم خواجہ عبدالکریم خالد صاحب درویش قادیان کا ذکرخیر کیا ہے جن کی وفات 10/مئی 1986ء کو ہوئی تھی۔

محترم خواجہ عبدالکریم صاحب کے والد حضرت خواجہ عبدالواحد صاحبؓ عرف پہلوان ابن خواجہ عمرالدین صاحب کو 1896ء میں قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ پہلے وہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے اور امام مہدی کی آمد کے قائل تھے۔ چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی پوری ہونے کے بعد آپؓ نے بیعت کا خط لکھ دیا اور مخالفت کے باوجود استقامت دکھائی۔

تقسیم ہند کے وقت حفاظت مرکز کی تحریک پر محترم خواجہ عبدالکریم خالد صاحب نے بھی لبیک کہا۔ دواڑھائی سال قادیان میں رہے اوراس عرصہ میں حلقہ دارالمسیح کے زعیم خدام الاحمدیہ بھی رہے۔ ان کے والد صاحب کی پیرانہ سالی اور علالت اور فیملی کی نگہداشت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں درخواست پر ان کو پاکستان آنے کی اجازت دی گئی۔ بعدازاں گوجرہ آکر آباد ہوئے اور جماعتی خدمات کا تسلسل جاری رکھا۔ بہت نیک،کم گو اور نمازوں کے پابند تھے۔ دعوت الی اللہ ان کا مشغلہ تھا۔ 1974ء میں اپنے گھر کو ایک وسیع دسترخوان میں تبدیل کرلیا۔ بہت بہادر تھے اور کسی مخالفت کو خاطر میں نہ لاتے۔ یتیموں کی خاص طور پر سرپرستی فرماتے۔ گوجرہ میں زعیم انصاراللہ، سیکرٹری امور عامہ اور سیکرٹری ضیافت کی خدمت پر مامور رہے۔ خلافت پر اپنی جان نچھاور کرنے کو تیار رہتے اور احکام خلافت کو اخلاص کے ساتھ ادا کرتے۔

بچوں کے ساتھ ان کا سلوک مشفقانہ تھا لیکن جماعتی پروگراموں میں ضرور شامل کرتے۔ موصی تھے اور ہومیوپیتھی کے مستند ڈاکٹر بھی۔ سارا دن اپنا سیمنٹ اور کوئلہ کا کاروبار کرنے کے بعد احمدیہ دارالمطالعہ گوجرہ میں آجاتے اور رات گئے تک ہومیوپیتھی کی فری ڈسپنسری چلاتے،احمدیوں اور غیراحمدیوں کا مفت علاج کرتے اور دوائی بھی مفت دیتے۔ دارالمطالعہ کی نگرانی بھی کرتے۔ اپنے دشمنوں کی مدد کے لئے بھی ہروقت تیار رہتے۔

آپکی وفات پر محترم سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب نے جو نظم کہی، اُس میں سے انتخاب پیش ہے:

اخلاق فاضلہ کا وہ مظہر کہاں گیا
رونق تھی جس کے دم سے فزوں تر کہاں گیا
تھا جس کے دم سے گھر میں اک فردوس کا سماں
صد حیف کہ وہ نور کا پیکر کہاں گیا
جس نے اٹھائیں دین کی خاطر صعوبتیں
وہ مشکلات سہنے کا خوگر کہاں گیا
احباب اشکبار تو اغیار نوحہ زن
ان کی مسرتوں کا وہ محور کہاں گیا
ہر بات ہر ہر لفظ میں جادو جگا دیا
وہ بحر گفتگو کا شناور کہاں گیا
دین مبیں کا عاشق صادق تھا جو وجود
جنس وفا کا اب وہ سوداگر کہاں گیا

محترم ڈاکٹر منظور احمد صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10/مئی 2008ء میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کے قلم سے پشاور کی جماعت کے ایک بزرگ محترم ڈاکٹر منظور احمد صاحب آف بازیدخیل کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے جو کچھ عرصہ بعارضہ فالج صاحب فراش رہنے کے بعد 19/ دسمبر 2007ء کو وفات پاگئے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

خاکسار کو جماعتی دوروں کے سلسلہ میں پشاور جانے کا موقع ملتا تو محترم ڈاکٹر صاحب کی مالی قربانیوں کے باعث ان سے خصوصی ملاقات بھی پروگرام میں شامل ہوتی۔ پہلے آپ بازیدخیل میں رہتے تھے پھر پشاور منتقل ہوگئے۔ عوام میں قادیانی ڈاکٹر کے تعارف سے پہچانے جاتے تھے۔ان کے کلینک میں مریضوں کی غیرمعمولی کثرت دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ کیونکہ ان کی مخالفت کی ہمہ گیر کوشش جاری رہتی تھی لیکن بحیثیت معالج آپ کے ہاتھ میں شفا مقبول عام تھی۔

آپ پر تین مرتبہ قاتلہ حملہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ حالانکہ ایک مرتبہ تو آپ پر پندرہ بیس گز کے فاصلہ سے فائر کیا گیا۔ مخالفت کی شدت کا یہ حال تھا کہ آپ کے ایک داماد محترم ڈاکٹر افضال احمد صاحب کو بھی فائر کرکے قتل کردیا گیا تھا۔ جس کے جواب میں آپ نے فقط یہ کہا کہ میرا بدلہ اللہ تعالیٰ لے گا۔ اور ایسا ہی ہوا کہ قاتل کو کچھ عرصہ بعد اُس کے کسی دشمن نے فائر کرکے ہلاک کردیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب بڑے فیاض انسان تھے اور مہمان نوازی میں بھی ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ سلسلہ کی مالی قربانیوں میں بھی ان کو نمایاں حیثیت حاصل رہی۔

1934ء میں تحریک جدید جاری ہوئی تو آپ ایک احمدی ڈاکٹر کے ہاں ملازم تھے اور معمولی گزارہ کی رقم ملا کرتی تھی۔ آپ نے تحریک جدید میں پانچ روپیہ کی قربانی پیش کی۔ یہ رقم بھی آپ کی مالی حیثیت سے زیادہ تھی لیکن کچھ عرصہ بعد خیال آیا کہ -/50 روپیہ پیش کرنا چاہئے۔ سو آپ نے اپنا وعدہ پچاس روپیہ کردیا۔ اگلے روز جب کلینک پہنچے تو ان کے مالک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آج سے آپ کا ماہانہ معاوضہ پچاس روپیہ کیا جاتا ہے۔ پھر نئے سال کے اعلان پر انہیں خواہش پیدا ہوئی کہ اس سال 100 روپیہ پیش کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور اگلے روز جب اپنی ڈیوٹی پر پہنچے تو ان کے مالک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آج سے آپ کا ماہانہ معاوضہ یکصد روپیہ کیا جاتا ہے۔ ان کی تنخواہ میں یہ اضافے بغیر کسی درخواست کے ہوئے تھے اور یہی وجہ تھی کہ یکصد روپیہ بڑھتے بڑھتے اب لاکھوں تک پہنچ گیا ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اپنی اولاد پر بڑا نیک اثر چھوڑا ہے۔ ان کے ایک بیٹے نے ایک مرتبہ بتایا کہ میں والد صاحب کے ساتھ کلینک میں کام کرتا ہوں میرا مشاہدہ ہے کہ والد صاحب مالی قربانی میں جتنا اضافہ کرتے ہیں اتنی ہی کثرت سے مریض آتے ہیں۔ مرحوم مکرم محمود احمد خانصاحب کارکن حفاظت خاص لندن کے والد تھے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25/مارچ 2008ء میں مکرم فیض چنگوی صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

صداقت کا پرچم اڑاتا ہوا چل
محبت کا ڈنکا بجاتا ہوا چل
خیالات روشن مقدس ارادے
توکّل کی دولت لٹاتا ہوا چل
زمانے کے جور و ستم سے نہ گھبرا
زمانے کا ہر غم اٹھاتا ہوا چل

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
25th June 2010 – 1st July 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273 or fax +44 20 8874 8344

Friday 25th June 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:50 Insight & Science and Medicine Review
01:25 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 18th February 1998.
02:25 Historic Facts: part 33.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:50 Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses. Recorded on 27th September 1994.
05:10 Jalsa Salana Fiji 2006: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 29th April 2006.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine News Review
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 15th February 2004.
08:05 Siraiki Service
08:45 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 14th April 1994.
10:00 Indonesian Service
10:55 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday sermon
13:10 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
14:00 Bengali Service
15:00 Real Talk: financial crisis.
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15 Friday Sermon [R]
17:20 Khuddamul Ahmadiyya Germany Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 11th June 2006.
18:05 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Insight & Science and Medicine Review
21:10 Friday Sermon [R]
22:20 Food for Thoughts: existence of God.
22:50 Reply to Allegations [R]

Saturday 26th June 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
01:40 Liqa Ma'al Arab: rec. on 19th February 1998.
02:45 MTA World News & Khabarnama
03:15 Friday Sermon: rec. on 25th June 2010.
04:25 Rah-e-Huda: interactive talk show answering questions about the Ahmadiyya Muslim Community, rec. on 19th June 2010.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00 Jalsa Salana Qadian 2005: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 28th December 2005.
08:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 8th December 1996. Part 1.
09:00 Friday Sermon [R]
10:05 Indonesian Service
11:00 French Service
12:05 Tilawat
12:20 Yassarnal Qur'an
12:50 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
13:50 Bangla Shomprochar
14:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzur, recoded on 18th January 2004.
16:00 Khabarnama
16:15 Live Rah-e-Huda: interactive talk show.
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 International Jama'at News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]
23:45 Friday Sermon [R]

Sunday 27th June 2010

00:55 MTA World News
01:10 Yassarnal Qur'an
01:40 Tilawat
01:55 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th February 1998.
03:00 Khabarnama
03:15 Friday Sermon: rec. on 25th June 2010.
04:30 Faith Matters
05:30 Land of the Long White Cloud
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 21st February 2004.
07:40 Faith Matters
08:40 Food for Thought: diabetes.
09:15 Jalsa Salana Japan 2006: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 13th May 2006.
10:05 Indonesian Service
11:05 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 11th May 2007.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Qur'an
12:55 Bengali Service
13:55 Friday Sermon [R]
15:00 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:30 Faith Matters [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
22:50 Friday Sermon [R]
22:55 Kuch Yaadain Kuch Baatain

Monday 28th June 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:55 Yassarnal Qur'an
01:20 International Jama'at News
01:55 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th February 1998.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:35 Friday Sermon: rec. on 25th June 2010.
04:45 Food for Thought: diabetes.
05:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 31st January 1998.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 22nd February 2004.
07:55 Seerat-un-Nabi (saw)
08:40 Le Francais C'est Facile
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd February 1998.
10:05 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 23rd April 2010.
11:15 Jalsa Salana Speeches: Muhammad Inaam Ghauri on Khilafat.
12:00 Tilawat & International Jama'at News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon: rec. on 19th June 2009.
15:15 Jalsa Salana Speeches [R]
16:00 Khabarnama
16:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
17:35 Le Francais C'est Facile [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab: rec. 26th February 1998.
20:30 International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
22:05 Jalsa Salana Speeches [R]
22:45 Friday Sermon [R]

Tuesday 29th June 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
01:30 Liqa Ma'al Arab: rec. 26th February 1998.
02:35 Le Francais C'est Facile
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:30 Seerat-un-Nabi
04:10 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd February 1998.
05:15 Jalsa Salana Holland 2006: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 18th June 2006.
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, Insight & Science and Medicine Review
07:05 Children's class with Huzoor recorded on 28th February 2004.
08:05 Question and Answer Session: rec. on 15th February 1998. Part 1.
09:05 Persecution of Ahmadis
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 11th September 2009.
12:10 Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
12:55 Yassarnal Qur'an: lesson no. 5.
13:10 Bangla Shomprochar
14:15 Khuddamul Ahmadiyya Germnay Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 11th June 2006.
14:55 Children's class [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15 Question and Answer Session [R]
17:15 Yassarnal Qur'an [R]
17:45 Historic Facts
18:15 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 25th June 2010.
20:30 Insight & Science and Medicine Review
21:05 Children's class [R]
22:05 Khuddamul Ahmadiyya Germnay Ijtema [R]
22:45 Real Talk: financial crisis.

Wednesday 30th June 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Yassarnal Qur'an: lesson no. 5.
01:15 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th March 1998.
02:20 Learning Arabic: lesson no. 11.
02:45 MTA World News & Khabarnama
03:20 Persecution of Ahmadis
04:10 Question and Answer Session: rec. on 15th February 1998. Part 1.
05:15 Khuddamul Ahmadiyya Germnay Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 11th June 2006.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 MTA Variety
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 29th February 2004.
08:05 MTA Variety
09:00 Question and Answer Session: rec. on 15th February 1998. Part 2.
09:50 Indonesian Service
10:50 Swahili Service
11:30 Tilawat
11:40 Yassarnal Qur'an: lesson no. 6.
12:00 From the Archives: Friday sermon delivered on 22nd March 1985 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
13:30 Bangla Shomprochar
14:30 Jalsa Salana Holland 2006: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 18th June 2006.
15:10 Khabarnama
15:25 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
16:25 Yassarnal Qur'an [R]
16:40 Question and Answer Session [R]
17:30 MTA World News
17:45 Arabic Service
18:45 Liqa Ma'al Arab: rec. on 12th March 1998.
19:45 MTA Variety [R]
20:40 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
21:40 Jalsa Salana Holland 2006 [R]
22:20 From the Archives [R]

Thursday 1st July 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:25 Tilawat
00:40 Yassarnal Qur'an: lesson no. 6.
00:50 Liqa Ma'al Arab: rec. on 12th March 1998.
02:00 MTA World News & Khabarnama
02:25 MTA Variety
03:15 From the Archives: rec. on 22nd March 1985.
04:45 MTA Variety
05:15 Jalsa Salana Holland 2006: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 18th June 2006.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:40 MTA Variety
07:00 Children's class with Huzoor, recorded on 17th January 2004.
08:05 Faith Matters
09:10 English Mulaqat: English question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), rec. on 26th March 1994.
10:00 Indonesian Service
11:00 Pushto Service
12:10 Tilawat
12:25 Yassarnal Qur'an
13:00 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 25th June 2010.
14:00 Jalsa Salana United Kingdom 2005: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 28th July 2006.
14:50 Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, rec. on 3rd November 1994.
16:00 Khabarnama
16:25 Yassarnal Qur'an: lesson no. 7.
16:45 English Mulaqat [R]
17:40 MTA Variety [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 Faith Matters [R]
21:40 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 18 June , 2010 | Issue No. 25

نیوہیم ایسٹ لندن (یوکے) میں مسجد بیت الاحد کا افتتاح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت اور افتتاحی خطاب

اس موقع پر منعقدہ خصوصی تقریب میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے معزز مہمانوں کی شرکت

مساجد تعمیر کرنے کا مقصد صرف اور صرف پانچ وقت واحد و یگانہ خدا کی عبادت کرنا ہے
مساجد تمام عبادتگاہوں کے لئے امن وسلامتی کی ضامن ہیں۔

(مساجد کی تعمیر کی غرض وغایت اور جہاد سے متعلق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حضور انور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب)

(رپورٹ: بشیر احمد اختر۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یوکے)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مؤرخہ 8 مئی 2010ء کو نیوہیم ایسٹ لندن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاحد کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور اس پرمسرت موقع پر دوپہر 1:45 بجے ایسٹ لندن پہنچے تو محترم امیر صاحب یوکے نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے تختی کی نقاب پوشی فرمائی اور دعا کروائی۔ اسکے بعد حضور انور مسجد میں تشریف لے گئے جہاں پر حضور نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب نے کی۔

حضور انور نے ممبران جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں بھی اللہ نے مسجد عطا کی اور مسجد تعمیر کرنے کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور سوائے خدائے واحد اور یگانہ کے اور کسی کو اس میں پکارنے اور عبادت کرنے کی اجازت نہیں۔ حضور نے اس عمارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے یہ synagogue تھا، پھر چرچ بنا اور اب مسجد بن گئی ہے۔ نیوہیم کے علاقے کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی تسلی دلائی ہے کہ وہ جگہ جو شرک کی آماجگاہ تھی، آج پھر مسیح محمدی کے ماننے والوں کے سپرد کرکے اللہ تعالیٰ اس کو توحید کے اعلان کرنے کی جگہ بنانا چاہتا ہے۔ صرف یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ ایک مسجد اور سینٹر مل گیا ہے اور جب دل چاہا تو باجماعت نماز پڑھ لیں گے بلکہ اس تعلیم کے مطابق اسکو آباد کریں کہ یہاں پانچ وقت باجماعت نماز ادا ہوگی۔

حضور نے مزید فرمایا کہ ایک جگہ جس کو خدا کے دو بندوں نے توحید کے قیام اور اعلان کیلئے قائم کیا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ شرک کا گڑھ بن گیا تو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے بعد پہلا کام یہی کیا کہ اس کو ان بتوں سے پاک کردیا یہاں تک کے آج دنیا کے تمام مسلمان وہاں جمع ہوتے ہیں اور وہی جگہ ہے جدھر دنیا کے ہر کونے سے ہر مسلمان کا عبادت کے وقت رخ ہوتا ہے اور اگر کعبہ کے قریب جاتے ہیں تو وہ نظارہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کے چاروں طرف عبادت ہورہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج آپ نے اس چرچ کو جو مسجد کا درجہ دیا ہے اس کا بھی رخ اس کعبہ کی طرف پھیرا ہے اور اب سب احمدیوں کا کام ہے کہ اس جگہ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اس طرح مخصوص کریں کہ ہر ایک احمدی بڑے چھوٹے، مرد عورت کے دل میں یہ خواہش ہو کہ ہم نے اس کو آباد کرنا ہے اور خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے آباد کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے تو اسکا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”مجھے ان لوگوں میں شامل کر جو تیرے دربار میں حاضری دینے والے مقرب بندے ہوں اور مقرب بندوں کے ساتھ رکوع اور سجود بجالانے والے ہوں اور عہد پورا کرنے والے ہوں، ان کی معیت ان کا ساتھ مجھے عطا کر“۔ تو یہ مسجد بھی اس بات کی طرف توجہ دلانی والی ہونی چاہیے کہ اس مسجد میں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مستقل مزاجی سے آپ کو عبادت کی طرف توجہ دینے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور آپ لوگ ان میں شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع اور سجدہ کرنے والے ہیں۔

حضور نے اس عہد کی طرف توجہ دلائی یعنی لاالٰہ الااللّٰہ کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور ہم نے اسی کی ہی عبادت کرنی ہے۔ دوسرا عہد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر ہم نے ہردم چلنے کی کوشش کرنی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ یہ تھا کہ ہر معاملہ میں، گھریلو زندگی سے لے کر روحانی زندگی تک ہر ایک جگہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ نظر آئے گا۔ حضور نے پھر ایک اور عہد کا ذکر کیا جو زمانہ کے امام کے ساتھ کیا ہے جو شرائط بیعت میں ملتا ہے اور یہ بھی وہی تعلیم ہے کہ اللہ پر ایمان، اس کی عبادت کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کی تعمیل کرنا، قرآن کو اپنی زندگی کا مقصد بنانا اور حضرت مسیح موعودؑ سے ایک پیار اور محبت کا تعلق پیدا کرنا جو سب دنیا کے رشتوں سے بالا ہو۔ یہ چیز ہے جو پھر ایک وحدانیت کی طرف لے کر جائے گی۔ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد مرکز کی شکل خلافت کی صورت میں بنی اور خلافت سے تعلق قائم رکھنا چاہیے۔ یہ سلسلہ دائمی ہے جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے اور خلافت راشدہ وہی ہے جو ایک خدا اور اسکے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کروانے کی طرف توجہ دلانے والی ہوگی۔

حضور نے ممبران جماعت کو تلقین کی کہ اس مرکز کو توحید کے قیام کا مرکز بنانا ہے جہاں صرف ایک خدا کی عبادت کرنی ہے اور توحید اسی وقت قائم ہوگی جب ایک ہاتھ پر جمع رہیں گے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے انعام سے نوازا ہے۔ اس لئے اس سے تعلق قائم رکھیں اور اس تعلیم کے مطابق عمل کریں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور وہ یہی تھی کہ پانچ وقت نمازوں کی پابندی اور نوافل۔

حضور ایدہ اللہ کے اس پر اثر خطاب کے بعد اجتماعی دعا پر یہ مجلس برخواست ہوئی۔ حضور انور کے خطاب کے بعد مہمانان کرام کو کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرے اجلاس میں اس ریجن کے غیراز جماعت اور غیرمسلم مہمانوں کو بھی اس تاریخی موقع پر مدعو کیا گیا تھا۔ قریباً چالیس مہمان شامل ہوئے جن میں نیوہیم بارو کے پولیس چیف، پڑوسی، سینٹر کالج کے لیکچرار، چرچ کے نمائندے اور سکھ اور بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔ تقریباً 3:30 بجے مسجد کے ہال میں پروگرام کے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم مکرم ڈاکٹر محمد یونس خان صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم ڈاکٹر ڈینئیل سمارٹ نے پیش کیا۔ مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب ریجنل امیر ایسٹ لندن نے اپنے تعارفی کلمات میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ بیان کی۔ انہوں نے مسجد بیت الأحد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ تاریخی عمارت پہلی بار 1923ء میں synagogue کے طور پر تعمیر کی گئی جو یہودیوں کی عبادت گاہ ہے۔ اس کے بعد 1972ء میں یہ عمارت ایک عیسائی چرچ گروپ کے حوالہ کی گئی جنہوں نے اس کو چرچ کے طور پر استعمال کیا اور ستمبر 2009ء میں جماعت احمدیہ نے یہ عمارت خریدی۔ انہوں نے مکرم امیر صاحب یوکے رفیق احمد حیات صاحب، نائب امیر یوکے مکرم ناصر خان صاحب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس عمارت کو حاصل کرنے میں ایسٹ ریجن کی راہنمائی اور مدد کی۔ مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب نے ان تمام رضا کاروں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے بے لوث خدمت کر کے اس عمارت کو مسجد میں تبدیل کیا۔ آخر پر انہوں نے علاقہ کے ہمسایوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جماعت کو اس علاقہ میں خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد علاقہ کے معزز فرد Superintendent Gary Buttercase جو پولیس فورس کی نمائندگی کر رہے تھے نے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ان کے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ انہیں اس تاریخی موقع پر مدعو کیا گیا ہے اور اس مسجد کے افتتاح کے لئے جماعت کو مبارک باد دی۔ انہوں نے جماعت کو نیوہیم borough میں خوش آمدید کہا اور جماعت کے سنہرے اصول ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ پر عمل کرنے کیلئے جماعت کو مبارکباد دی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس عمارت کا ذکر کیا کہ پہلے یہ synagogue تھی، پھر چرچ میں تبدیل ہوئی اور اب مسجد بن گئی ہے جو نیوہیم کو represent کرتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آبادی کے لحاظ سے نیوہیم borough دنیا کی سب سے diverseborough ہے جہاں مختلف مذاہب اور کمیونیٹیز کے لوگ رہتے ہیں اور امن کی فضا قائم ہے اور اب احمدیہ جماعت بھی اس میں شامل ہوگئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نیوہیم میں 45% لوگ پچیس سال سے کم عمر کے ہیں جن کو راہنمائی کی ضرورت ہے۔ اور جماعت کے نصب العین سے وہ بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ آخر پر انہوں نے جماعت کو ایک دفعہ پھر خوش آمدید کہا اور یہ بھی کہا کہ پولیس فورس ہمیشہ

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں